اذکارِ مصائب

www.KitaboSunnat.com

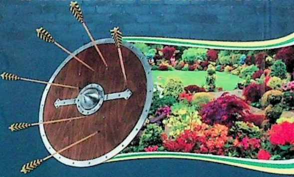

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

دار النور اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

اذکارِ مصائب

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

www.kitabosunnat.com

دار النور اسلام آباد

جملہ حقوق حقِ مصنف محفوظ ہیں

المکتبة الرحمانية

اشاعت 2016ء

اہتمام قدوسیہ اسلامک پریس
Tel # 042-37236585

۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر 34374

پاکستان میں ملنے کے پتے

دار النور
اسلام آباد
Mobile: 0335-5666876 , 0321-5336844

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Tel # +92-42-37351124 , +92-42-37230585
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

سعودی عرب میں ملنے کا پتہ

دار الفرقان
الریاض سعودی عرب
Phone & Fax: 4354686
Mobiles: 0507419921-0508176378
0553093117

متحدہ عرب امارات میں ملنے کا پتہ

دار السلام، شارجہ
Phone: 00971 6 5632623
Fax: 5632624

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

25272
فضل 1

فہرستِ مضامین

پیشِ لفظ

تمہید ---------------- 17

خاکہ کتاب ---------------- 21

شکر و دعا ---------------- 22

(1)

مصیبتوں سے بچانے میں دعا کی افادیت

پانچ دلائل:

ا: ارشادِ ربانی: ﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ ------- 23

تفسیرِ آیت میں شیخ سعدی کا قول ---------- 23

❀ دو علماء کے اقوال ---------------- 24

ب: ارشادِ نبوی ﷺ: "إِنَّ الدُّعَآءَ يَنفَعُ 26
ج: ارشادِ نبوی ﷺ: "لَا يُغْنِي حَذَرٌ" 27
د: ارشادِ نبوی ﷺ: "لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ 29
❀ فائدہ دعا کے متعلق سوال اور اُس کا جواب:
دو علماء کے اقوال ---------------- 28
ہ: ارشادِ نبوی ﷺ: "مَا مِنْ مُّسْلِمٍ 37

(2)

مصیبتوں سے محفوظ کرنے والی پندرہ دعائیں

تمہید ---------------------------- 41

-۱-

نعمتوں کی حفاظت کرنے والا ذکر

ا-: (مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) ---------- 42
آیت کریمہ: ﴿وَ لَوْ لَآ إِذْ دَخَلْتَ .... ------ 42

❀ امام ابن قیم کا قول---------------- 43
❀ امام ابن قیم کا اِس پر تحریر کردہ عنوان ---- 43

-ب-

اللہ تعالیٰ کی سپرداری میں دینے والے اذکار

ii–i: [آيَةُ الْكُرْسِيّ]:
ارشادِ نبوی ﷺ: ''مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيّ...... -- 44
iii–i: [أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ ......]:
قولِ نبوی ﷺ: ''أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ ...... --------- 45
❀ لقمان حکیم کا قول------------------ 46

-ج-

ہر شر سے کفایت کرنے والے اذکار

iv–i: [(آمَنَ الرَّسُوْلُ.... الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ)]
ارشادِ نبوی ﷺ: ''مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ...... ------ 47

[کفایت کرنے] سے مراد ------------ 48

v-ii: مُعَوِّذَات: [1]

ارشادِ نبوی:(قُلْ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ----- 49

[ہر چیز سے کفایت کرنے] سے مراد ------ 51

-و-

مصیبتوں سے بچانے والے اذکار

❀ پڑھنے والے کو ہر ضرر سے بچانے والی دعا:

vi-i: [بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ......] -------- 52

❀ پڑاؤ کے شر سے بچانے والی دعا:

vii-ii: [أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ......] ---------- 54

❀ تاحیات آفت سے محفوظ کرنے والی دعا:

viii-iii: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي......] ---- 56

[1] آخری تین سورتیں۔

❀ بچھو کے ڈنک کے ضرر سے بچانے والی دعا:
iv–ix: [أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ......] ---------- 57
❀ مصیبت سے پہلے فوت کروانے والی دعا:
v–x: [اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا ......] --------- 60

—٥—

مصیبتوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کی دعائیں
i–xi: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ...... ------ 63
ii–xii: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ...... -- 65
iii–xiii: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ...... --- 66
iv–xiv: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ...... --- 69
v–xv: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ...... ---- 70

(3)

مصیبتوں کے دور کرنے میں دعا کی اہمیت

تمہید -- 73
چار دلائل:
ا: ارشادِ ربانی: ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ...------- 74
تین مفسرین کے اقوال ----------------- 75
ب: ارشادِ نبوی ﷺ: ''لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ...... --- 78
[دعا کے قضا کو رد کرنے] کے دو معانی ---- 79
ج: ارشادِ نبوی: ''إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ ...... ------- 81
د: ارشادِ نبوی ﷺ: أُدْعُوْ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ 82
تین واقعات:
ا: قصہ ایوب علیہ السلام:
ارشادِ ربانی: ﴿وَ أَيُّوْبَ إِذْ نَادٰى.... ----- 86

تفسیرِ آیات میں دو مفسرین کے اقوال-- 87

ب: قصہ یونس علیہ السلام:

ارشادِ ربانی: ﴿وَ ذَا النُّوْنِ ....------------ 89

تفسیرِ آیات میں دو مفسرین کے اقوال - 90

ج: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان کا قصہ:

حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا -------------------- 91

شرحِ حدیث میں حافظ ابن حجر کا بیان---101

(4)

مصیبتوں سے نجات دلوانے والی سولہ دعائیں

تمہید -------------------------------103

-i-

[حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ]

دو دلیلیں:

ا: حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما: (حَسۡبُنَا ......) -------104

اِن کلمات کے ساتھ دعا کی قبولیت:

پہلی مثال:

1: ارشادِ ربانی: ﴿قَالُوا ابۡنُوۡا ..... ------106
2: ارشادِ ربانی: ﴿قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ......----107

دوسری مثال:

ارشادِ ربانی: ﴿فَانۡقَلَبُوۡا 108
ب: ارشادِ نبوی ﷺ: "کَیۡفَ اَنۡعَمُ ......-----109
حدیث پر امام ابن حبان کا تحریر کردہ عنوان ---111

-ii-

[حَسۡبِيَ اللّٰهُ وَ نِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ]

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ---------------------- 112
دونوں روایتوں میں تطبیق ---------------------- 112

-iii-

[لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ سُبحَانَكَ ......]

ارشادِ نبوی ﷺ ---------------------------- 113
ارشادِ ربانی: ﴿وَ ذَا النُّوْنِ 115
تفسیرِ آیت میں حافظ ابن کثیر کا قول ---------- 116

-iv-

[کثرت سے استغفار کرنا]

ارشادِ نبوی ﷺ: "مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ ...... -117
دوسری روایت: "مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ ...... ----118

-v-

[تمام اوقاتِ دعا میں درود شریف پڑھنا]

ارشادِ نبوی ﷺ: "إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ ...... ----119
[إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ] سے مراد ------------122
دو اور روایتیں ----------------123

-vi-

[اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا]

دو احادیث --------------------125
امام ابن حبان کا حدیث پر تحریر کردہ عنوان -127

-vii-

[اَللّٰهُ رَبِّي لَا شَرِيكَ لَهُ]

ارشادِ نبوی ﷺ ----------------128

-viii-

[اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ......]

دو احادیث --------------------129

دو محدثین کے حدیث پر عنوانات --------133

-ix-

[اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو.......]

ارشادِ نبوی ﷺ ---------------------------134
حدیث پر تین محدثین کے تحریر کردہ عنوانات ----137

-x-

[لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ......]

تین احادیث -------------------------------138
اس دعا کے متعلق پانچ باتیں:
i: دو محدثین کے حدیث پر تحریر کردہ عنوانات 141
ii: علامہ نووی کی نگاہ میں اس کی اہمیت ---142
iii: سلف صالحین کا اس دعا کا اہتمام کرنا---142
iv: دعا نہ ہونے کے باوجود اِسے دعا کہنا--143

v: اِس دعا سے سب لوگوں کا فیض پانا ---147

-xi-

[لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ......]

حدیثِ علی رضی اللہ عنہ -------149

حسن بن حسن رضی اللہ عنہ کے دو واقعات -----------151

-xii-

[يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ ......]

حدیثِ انس رضی اللہ عنہ ---------------------------157

امام ابن السُّنّی کا حدیث پر تحریر کردہ عنوان ----158

-xiii-

[اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ ......]

حدیثِ انس رضی اللہ عنہ ---------------------------158

روایتِ نسائی ---------------------160

-xiv-

[اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ ......]

حدیثِ انس رضی اللہ عنہ ---------------------161

دومحدثین کے حدیث پر تحریر کردہ عنوانات --------162

-xv-

[اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِھِمْ ......]

حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ ---------------------163

تین علماء کے حدیث پر تحریر کردہ عنوانات --164

-xvi-

[إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ......]

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ---------------------165

علامہ نووی کے حدیث پر تحریر کردہ دوعنوانات --168

بسم الله الرحمن الرحيم

پیشِ لفظ

تمہید:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا

تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ 1
﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا
رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ
بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا﴾ 2
﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ
یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ
یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾ 3

دنیا مصیبتوں سے خالی نہیں۔ یہاں پھولوں کے ساتھ کانٹے، صحت کے ساتھ بیماری، قوت کے ساتھ کمزوری،

---

1 سورة آل عمران/ الآية 102.

2 سورة النساء/ الآية 1.

3 سورة الأحزاب/ الآيتان 70-71.

تونگری کے ساتھ افلاس، خوشی کے ساتھ غم، بلندی کے ساتھ پستی، عروج کے ساتھ زوال اور کامیابی کے ساتھ ناکامی ہے۔

ارحم الرحمین ربِ کریم نے اپنے بندوں کو اِس دنیا میں بے یارومددگار نہیں چھوڑا۔ انہوں نے مصیبتوں کے آنے سے پہلے کرنے والی ایسی باتیں بتلا دی ہیں، کہ اُن کے کرنے سے مصائب ٹل جائیں یا اُن کی شدّت میں کمی ہو جائے یا اُن کا برداشت کرنا آسان اور سہل ہو جائے۔

اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے مصیبتوں کی آمد کے بعد کرنے کی ایسی باتوں کے متعلق خبر دے دی ہے، کہ اُن کے اختیار کرنے سے مصائب یکسر دُور ہو جائیں یا اُن کے ضرر میں تخفیف ہو جائے یا اُن سے نمٹنا بہت سہل ہو جائے۔

مصائب کی آمد سے پہلے اور بعد کرنے والی ایک انتہائی مفید، نہایت زور آور اور موثر چیز [دعا] کرنا ہے۔

دعاؤں کے حوالے سے ایک بہت ہی اہمیت والی بات یہ ہے، کہ دعائیں کن الفاظ کے ساتھ ربِّ کریم کے حضور پیش کی جائیں؟

ہم انسانوں پر ربِّ کریم کا ایک عظیم احسان یہ بھی ہے، کہ انہوں نے اپنے انبیاء، رسولوں علیہم السلام اور صالح لوگوں کی مصائب سے بچانے اور دُور کرنے والی دعاؤں کو اپنی کتابِ عزیز میں محفوظ فرما دیا ہوا ہے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت اور مہربانی کا ایک مظہر یہ ہے، کہ وہ بھی اس سلسلے میں ہمارے لیے انتہائی بیش قیمت دعائیں اپنی سنت میں چھوڑ کر گئے ہیں۔

خاکہ کتاب:

اس کتاب میں توفیقِ الٰہی سے اِسی حوالے سے درج ذیل چار عنوانوں کے ضمن میں تفصیل پیش کی جارہی ہے:

1: مصیبتوں سے بچانے میں دعا کی افادیت

2: مصیبتوں سے محفوظ کرنے والی پندرہ دعائیں

3: مصیبتوں کے دُور کرنے میں دعا کی اہمیت

4: مصیبتوں سے نجات دلوانے والی سولہ دعائیں

نوٹ:

اس کتاب کے لیے معلومات، مصیبتوں کے متعلق اپنی ایک مستقل تصنیف:

[مصیبتوں سے کیسے نمٹیں؟]

سے لی گئی ہیں۔

شکرو دعا:

ربِ کریم کا شکر گزار ہوں، کہ انہوں نے یہ دونوں کتابیں تیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب انہی سے اُن میں موجود غلطی، کوتاہی اور نقص کی معافی، اپنے ہاں انہیں قبول فرمانے اور اُن کا نفع بہت زیادہ عام کرنے کی عاجزانہ التجا ہے۔ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَ أَتْبَاعِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ۔

فضل الٰہی

بوقت 5:15 بعد از عصر 17 رجب 1437ھ

بمطابق 25 اپریل 2016ء بروز پیر

(1)

مصیبتوں سے بچانے میں دعا کی افادیت

مصیبتوں کی آمد سے پہلے دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آنے والی مصیبتوں سے محفوظ کر دیتے ہیں۔

پانچ دلائل:

ا: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا۟ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ﴾ (1)

[کہہ دیجیے: اگر تمہارا دعا کرنا نہ ہوتا، تو میرے رب تمہاری پروا نہ کرتے]۔

تفسیرِ آیت میں شیخ سعدی کا قول:

[اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، کہ وہ اُن کے علاوہ کسی اور

(1) سورة الفرقان/جزء من الآية 88.

کی نہ پروا کرتے اور نہ رعایت کرتے ہیں اور یقیناً اگر تمہاری بھی اُن کے حضور فریادرسی نہ ہوتی، تو وہ تمہاری بھی نہ پروا کرتے اور نہ تم سے محبت کرتے]۔

❀ دو علماء کے اقوال

i: امام مکحول:

["جس شخص میں چار (باتیں) ہوں، تو وہ اُس کے لیے (مفید) ہوتی ہیں: شکر، ایمان، دعا اور استغفار۔"]

پھر امام رحمہ اللہ نے [دعا کے مفید ہونے] کے متعلق مذکورہ بالا آیت پیش کی۔ [1]

ii: امام ابن قیم:

["دعا مفید ترین دواؤں میں سے ہے۔ وہ مصیبت کی دشمن ہے۔ وہ اُس سے برسرِ پیکار ہوتی اور اُس کے ساتھ

[1] منقول از: تفسیر القرطبي 4/426-427.

ٹکر لیتی اور لڑائی کرتی ہے۔ وہ مصیبت کے آنے کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے اور جب وہ نازل ہوجائے، تو اُسے ختم یا کمزور کردیتی ہے اور وہ مؤمن کا ہتھیار ہے''۔ [1]

حضرت امام رحمہ اللہ مزید تحریر کرتے ہیں:

[''اور اُس (یعنی دعا) کے مصیبت کے مقابلے میں تین قسم کے حالات ہیں:

پہلی قسم: کہ وہ مصیبت سے زیادہ قوی ہو، تو وہ اُسے دُور کردیتی ہے۔

دوسری قسم: کہ وہ مصیبت کے مقابلے میں کمزور ہو اور مصیبت اُس پر غالب آجائے اور بندے کو مصیبت پہنچے، لیکن بسا اوقات وہ کمزور ہونے کے باوجود مصیبت کے دباؤ کو ہلکا کردیتی ہے۔

---

[1] الجواب الكافي لمن سأل عن الدوآء الشافي ص 18.

تیسری قسم: کہ وہ دونوں باہمی مقابلہ کریں اور ہر ایک دوسرے کو روکیں"]۔ 1

ب: امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

["رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ." 2

["بلاشبہ نازل شدہ مصیبت (کے دُور کرنے) اور (ابھی تک) نہ آئی ہوئی (مصیبت سے بچاؤ) میں دعا نفع دیتی

1 الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي ص 18.

2 جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب، رقم الحديث 3780، 374/9. شیخ البانی نے اسے [حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذي 178/3)

ہے، ❶ سو اللہ تعالیٰ کے بندو! دعا کو لازم کرو"]۔

ج: امام حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

["رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ، وَ الدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، وَ إِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ، فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ، فَيَعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ." ❷

❶ ملا علی قاری (وَ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ) کی شرح میں لکھتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو اُس سے پھیر دیں اور دُور کر دیں یا اُس کی آمد سے پہلے اپنی تائید سے اُس کی ایسی نصرت فرمائیں، کہ مصیبت کے آنے پر اُس کا دباؤ خفیف ہو جائے۔ (ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح 15/5. نیز ملاحظہ ہو: شرح الطيبي 1709/5).

❷ المستدرك على الصحيحين، كتاب الدعاء، 492/1. شیخ البانی نے اِسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الجامع الصغير، رقم الحديث 7739، 1279/2).

[''احتیاط تقدیر سے نہیں بچا سکتی۔ دعا نازل شدہ مصیبت (کے دُور کرنے) اور غیر نازل شدہ مصیبت (سے محفوظ کرنے) میں نفع پہنچاتی ہے۔ بلاشبہ مصیبت اترتی ہے، تو دعا کی اُس کے ساتھ مڈبھیڑ ہوتی ہے، پھر وہ دونوں روزِ قیامت تک ایک دوسرے کو پچھاڑنے کی کوشش کرتی ہیں'']۔

د: امام ترمذی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

[''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَ لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ.''[1]

---

[1] جامع الترمذي، أبواب القدر، باب ما جاء لا يردّ القدر إلا الدعاء، رقم الحديث 2225، 289/6۔ شیخ البانی نے اِسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذي 225/2)۔

[تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں ٹالتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی]۔

❀ فائدۂ دعا کے متعلق سوال اور اُس کا جواب

دو علماء کے اقوال:

i: علامہ غزالی:

[اگر تم نے کہا: ''جب تقدیر کو ردّ کرنے والی کوئی چیز نہیں، تو پھر دعا کا کیا فائدہ ہے؟''

سو جان لیجیے: کہ بلاشبہ تقدیر ہی میں دعا کے ساتھ مصیبت کا ٹل جانا ہے۔ جیسے ڈھال تیر کے روکنے کا سبب اور پانی زمین سے پودے کے نکلنے کا سبب ہے، اسی طرح دعا مصیبت کے ردّ کرنے اور رحمت کے حصول کا سبب ہے۔ جیسے ڈھال تیر کو روکتی ہے، تو دونوں میں مقابلہ ہوتا ہے، اسی طرح دعا اور مصیبت آپس میں معرکہ آرائی کرتی

ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے اعتراف کرنے کی یہ شرط نہیں، کہ ہتھیار نہ اٹھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے (تو خود) فرمایا ہے:

﴿خُذُوا حِذْرَكُمْ﴾ 1

[ترجمہ: اپنا بچاؤ اختیار کرو]۔

(اور نہ ہی تقدیرِ الٰہی کے اعتراف کے لیے یہ شرط ہے، کہ) بیج پھیلانے کے بعد زمین کو پانی نہ دیا جائے اور کہا جائے:

[اگر پودے کا نکلنا تقدیر میں پہلے سے ہوا، تو بیج سے پودا نکل آئے گا اور اگر ایسے (تقدیر میں) نہیں، تو (پودا) نہیں نکلے گا]۔

[تقدیر] [اندازے] سے ہے، جس نے خیر کو مقدّر کیا ہے، اُس نے (ہی) اسے سبب کے ساتھ مقدّر کیا اور جس نے شر کو مقدّر کیا، اُس نے (ہی) اسے دُور کرنے کے لیے

1 سورة النساء/ جزء من الآية 71.

سبب کو مقدّر بنایا۔ اہلِ بصیرت کے لیے اِن باتوں میں کوئی تعارض نہیں۔ [1]

ii: امام ابن قیم:

[بلاشبہ جو مقدّر میں ہے، اُسے اسباب کے ساتھ مقدّر میں کیا گیا اور اُسی کے اسباب میں سے دعا ہے۔ مقدّر کو اسباب کے بغیر نہیں رکھا گیا، بلکہ اُس کے اسباب بھی مقدّر کیے گئے ہیں۔

جب بندہ اسباب اختیار کرتا ہے، تو مقدّر واقع ہو جاتا ہے اور جب سبب استعمال نہیں کرتا، تو مقدّر نہیں ہوتا۔ جس طرح کھانے پینے سے سیر ہونا اور پیاس کا ختم ہونا مقدّر کیا گیا ہے، ازدواجی تعلّقات سے بچے کا ہونا مقدّر کیا گیا ہے،

[1] ملاحظہ ہو: إحیاء علوم الدین 1/328–329. نیز ملاحظہ ہو: شرح الطیبي 5/1709.

بیج (ڈالنے) سے کھیتی کا حاصل ہونا مقدّر کیا گیا ہے اور ذبح سے حیوان کی جان کا نکلنا مقدّر کیا گیا ہے، اسی طرح اعمال کے ساتھ جنت میں داخل ہونا مقدّر کیا گیا ہے اور اعمال کے ساتھ دوزخ میں داخل ہونا مقدّر کیا گیا ہے۔

لہٰذا دعا سب سے زیادہ زوردار اسباب میں سے ہے۔ اگر دعا کی ہوئی چیز یا بات کا دعا کے ساتھ ہونا مقدّر کیا گیا ہے، تو یہ کہنا درست نہیں:

[دعا میں کوئی فائدہ نہیں]۔

جیسے کہ (یہ) نہیں کہا جاتا:

[کھانے، پینے اور ساری حرکات و اعمال میں کوئی فائدہ نہیں]۔

اسباب میں سے کوئی چیز بھی دعا سے زیادہ مفید نہیں اور نہ ہی مقصود کے حاصل کرنے میں اس سے زیادہ مؤثر

ہے]۔ ❶

حضرت امام رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں:

[حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم چونکہ امت میں سے اللہ تعالیٰ اور اُن کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ جاننے والے اور اُن کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے تھے، اِس لیے وہ اِس سبب (یعنی دعا) اور اِس کی شروط و آداب کے بارے میں دیگر سب لوگوں کے مقابلے میں زیادہ درست طریقے والے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ دشمن کے خلاف مدد طلب کرتے تھے۔ اُن کا عظیم ترین لشکر دُعا تھی اور وہ صحابہ سے فرمایا کرتے تھے:

''تمہاری نصرت کثرت سے نہیں کی جاتی۔ بلاشبہ تمہاری مدد تو آسمان سے ہوتی ہے۔''

❶ الجواب الكافي ص 28 باختصار.

وہ (یہ بھی) فرمایا کرتے تھے:

"بلاشبہ مجھے دعا کی قبولیت کی فکر نہیں ہوتی، بلکہ مجھے دعا کی فکر ہوتی ہے۔ جب مجھے دعا کی توفیق عطا کی گئی، تو قبولیت یقیناً اس کے ساتھ ہوتی ہے۔"]1

امام ابن قیم رحمہ اللہ ہی لکھتے ہیں:

[ایک شاعر نے اسی معنیٰ کو شعر کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اُس نے کہا:

لَوْ لَمْ تُرِدْ نَيْلَ مَا أَرْجُو وأَطْلُبُهُ
مِنْ جُودِ كَفَّيْكَ مَا عَلَّمْتَنِي الطَّلَبَا

[ترجمہ: میں آپ کے دستِ کرم سے جس چیز کی امید رکھتے ہوئے، طلب کر رہا ہوں، اگر آپ میرے لیے اُس کے پانے کا ارادہ نہ فرماتے، تو آپ مجھے اُسے طلب کرنا ہی نہ سکھلاتے]۔

1 الجواب الكافي ص 28 باختصار.

[جس شخص کو دعا کرنے کی توفیق دی گئی، تو اُس کے لیے شرفِ قبولیت کا ارادہ کیا گیا، کیونکہ اللہ سبحانہ نے فرمایا:

﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [1]

[ترجمہ: "مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا"]۔

اور انہوں نے ہی فرمایا:

﴿وَ إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَ لْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ [2]

[ترجمہ: "اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں، تو بے شک میں بہت قریب ہوں۔ پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں، جب وہ مجھے پکارتا ہے، سو (اُن

[1] سورة غافر / جزء من الآية 60.

[2] سورة البقرة / الآية 186.

پر) لازم ہے، کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر یقین رکھیں، تا کہ وہ ہدایت پائیں‘‘۔

اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

[’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.‘‘ [1]

’’جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے، وہ اُس پر ناراض ہوتے ہیں۔‘‘

---

[1] ملاحظہ ہو: سنن ابن ماجہ، أبواب الدعاء، باب فضل الدعاء، رقم الحديث 3872، 341/2. حدیث کے الفاظ ہیں:

’’مَنْ لَّمْ يَدْعُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ، غَضِبَ عَلَيْهِ.‘‘

شیخ البانی نے اسے [حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن ابن ماجه 324/2؛ و سلسلة الأحاديث الصحيحة، المجلد السادس / القسم الأول، 323-324).

یہ [یعنی مذکورہ بالا دلائل] اس (بات) پر دلالت کرتے ہیں، کہ اُن سے سوال کرنے اور اُن کی طاعت گزاری میں اُن کی رضا ہے اور جب ربّ تبارک وتعالیٰ راضی ہو جائیں، تو ہر خیر اُن کی رضا میں ہے، جیسے کہ ہر بلا اور مصیبت اُن کی ناراضی میں ہے۔][1]

ہ: امام احمد اور امام حاکم نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَدْعُوْ اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا مَأْثَمٌ وَّ لَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ إِحْدٰى ثَلَاثٍ:

إِمَّا أَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَهُ دَعْوَتَهُ،

أَوْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا،

[1] ملاحظہ ہو: الجواب الکافی ص 28.

أَوْ يَدَّخِرَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهَا".
قَالُوْا: "يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذًا نُكْثِرُ".
قَالَ: "اَللّٰهُ أَكْثَرُ". [1]

[کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے گناہ اور قطع رحمی سے خالی کوئی دعا نہیں کرتا، مگر وہ اُسے تین میں سے ایک (نتیجہ) عطا فرما دیتے ہیں:

یا تو اُس کی دعا (فوراً) قبول فرما لیتے ہیں

یا اُس کے مثل اُس سے بُرائی (مصیبت) دُور کر دیتے ہیں

[1] المسند، رقم الحدیث 11133، 17/213-214؛ والمستدرك علی الصحیحین، کتاب الدعآء، 1/493. الفاظِ حدیث المستدرک کے ہیں۔ امام حاکم نے اِس کی [سند کو صحیح] کہا ہے اور حافظ ذہبی نے اُن کے ساتھ موافقت کی ہے۔ شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اِس کی [سند کو جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 1/493، والتلخیص 1/493؛ و ھامش المسند 17/214).

یا اُس کے مثل آخرت میں اُس کے لیے اجر ذخیرہ کر دیتے ہیں۔''

اُنہوں (یعنی صحابہ) نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ۔ ﷺ -! پھر ہم زیادہ (دعائیں [1]) کریں گے۔''

آنحضرت ﷺ نے (جواب میں) فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (کے خزانے تمہاری کی ہوئی دعاؤں سے) بہت زیادہ ہیں۔''

اِس حدیث میں یہ بات واضح ہے، کہ دعا کے تین نتائج میں سے ایک یہ ہے، کہ اس کی وجہ سے دعا کرنے والے سے آنے والی مصیبت دُور کر دی جاتی ہے۔

گفتگو کا حاصل یہ ہے، کہ آئندہ آنے والی مصیبتوں سے بچانے میں دعا نہایت مؤثر اور بے حد مفید ہے۔ لہٰذا

[1] ملاحظہ ہو: ہامش المسند 215/17.

اُن سے محفوظ رہنے کا خواہش مند دعا کے ہتھیار کے استعمال کا بہت زیادہ اہتمام کرے اور اِس میں کسی قسم کی کوتاہی، کاہلی اور لاپروائی کو قریب نہ آنے دے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ التجائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ إِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ .

(2)

مصیبتوں سے محفوظ کرنے والی پندرہ دعائیں

تمہید:

کچھ اذکار، دعائیں اور وظائف بندے کو مصائب و تکالیف، رنج، ملال اور پریشانیوں سے محفوظ رکھنے میں نہایت درجہ موثر، انتہائی مفید اور غایت درجہ قوت والے ہیں۔ ایسے ہی وظائف کو درج ذیل پانچ عنوانات کے تحت ملاحظہ فرمائیے:

ا: نعمتوں کی حفاظت کرنے والا ذکر

ب: اللہ تعالیٰ کی سپرداری میں دینے والے اذکار

ج: ہر شر سے کفایت کرنے والے اذکار

د: مصیبتوں سے بچانے والے اذکار

ہ: مصائب سے پناہ طلب کرنے کے لیے اذکار

-۱-

نعمتوں کی حفاظت کرنے والا ذکر

i-۱: [مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.]

''جو اللہ تعالیٰ نے چاہا (ہونے والا ہے)، کوئی قوت نہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے]۔

سورۃ الکہف میں دو آدمیوں کے قصے کو بیان کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ...... ایک مومن کی اپنے کافر ساتھی سے کہی ہوئی بات ذکر کرتے ہوئے...... فرمایا:

﴿وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ

[اور تو نے اپنے باغ میں، داخل ہوتے وقت کیوں نہیں کہا:

[مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ]﴾ [1]

[1] جزء من الآیة 39.

❀ امام ابن قیم کا قول:

اپنے باغ، گھر میں داخل ہونے اور اپنے مال واہل میں پسندیدہ صورتِ حال دیکھنے والے کو فوراً یہ کلمات پڑھنے چاہیے، کیونکہ (ان کے پڑھنے سے) وہ اُن میں کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھے گا (إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی) .[1]

❀ امام ابن قیم کا اِس ذکر پر تحریر کردہ عنوان:

[فِي الذِّكْرِ الَّذِيْ تُحْفَظُ بِهِ النِّعَمُ][2]

[اُس ذکر کے بارے میں، جس کے ساتھ نعمتیں محفوظ ہو جائیں]۔

---

1 ملاحظہ ہو: صحیح الوابل الصیّب ص 208.

2 المرجع السابق ص 207.

—ب—

اللہ تعالیٰ کی سپرداری میں دینے والے اذکار

کچھ اذکار ایسے ہیں، جو بندے کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں داخل کر دیتے ہیں۔ انہی میں سے دو درج ذیل ہیں:

i-ii: [آيَةُ الْكُرْسِيِّ]

امام طبرانی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان فرمایا:

[''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى.'' [1]

[1] منقول از: الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب في آیات وأذکار بعد الصلوات المکتوبات، رقم الحدیث 7، 453/2. حافظ منذری اور حافظ ہیثمی نے اس کی [سند کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 453/2؛ ومجمع الزوائد 102/10)۔

[''جس نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، وہ آئندہ نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوگیا۔'']

iii: [أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ ......]

امام احمد نے سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

''میرے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر کے لیے ارادہ رکھنے والے کسی شخص کے پاس تشریف لاتے، تو اُسے فرماتے:

[''قریب ہو جاؤ، یہاں تک کہ میں تمہیں اسی طرح الوداع کروں، جیسے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں الوداع کیا کرتے تھے۔'']

پھر وہ کہتے:

''أَسْتَوْدِعُ اللّٰـهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ

عَمَلِكَ". ❶

[ترجمہ: "میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے عمل کے اختتام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔"]

❀ لقمان حکیم کا قول:

امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، (کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

["بلاشبہ لقمان حکیم کہا کرتے تھے:

"إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا اسْتُوْدِعَ شَيْئًا، حَفِظَهُ." ❷

❶ المسند، رقم الحدیث 4524، 119/8. شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اسے [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ھامش المسند 119/8).

❷ المسند، رقم الحدیث 5605، 430/9. شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ھامش المسند 430/9).

"بلاشبہ جب کوئی چیز اللہ عزوجل کے سپرد کی جائے، تو وہ اس کی حفاظت کرتے ہیں"۔

-ج-

ہر شر سے کفایت کرنے والے اذکار

ایسے اذکار میں سے دو درج ذیل ہیں:

i-۱۷: [(آمَنَ الرَّسُولُ ...... الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ)]

امام بخاری نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

[" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ." [1]

[1] صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، رقم الحديث 5009، 55/9.

[''جس شخص نے رات میں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں ❶ پڑھیں، تو وہ اُسے کفایت کریں گی۔'']

[کفایت کرنے] سے مراد:

حافظ ابن حجر اس کی شرح میں متعدد اقوال ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

- یعنی قرآن کریم کی دورانِ نماز یا نماز کے بغیر تلاوت کے ساتھ رات کی عبادت سے کفایت کریں گی۔
- ہر مصیبت کے مقابلے کے لیے کافی ہوں گی۔
- شیطان کے شر کے مقابلے میں کافی ہوں گی۔
- انسانوں اور جنوں کے شر کے مقابلے میں کافی ہوں گی۔
- اس کی وجہ سے حاصل ہونے والا ثواب کسی اور چیز

❶ [(آمَنَ الرَّسُوْلُ) سے لے کر (اَلْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ) تک]

کے طلب کرنے سے کفایت کرے گا۔[1]

حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

["ممکن ہے، کہ سابقہ ذکر کردہ ساری چیزیں (ہی) مراد ہوں۔ یعنی اِن دو آیتوں کا رات کو پڑھنا اُن سب چیزوں سے کفایت کرے۔ وَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ۔"][2]

میں عرض کرتا ہوں: "وَ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔"[3]

۷۔ii: مُعَوِّذَات[4]

حضرات ائمہ ابو داود، ترمذی اور نسائی نے حضرت عبداللہ بن خُبَیب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) اُنہوں نے بیان کیا:

---

[1] ملاحظہ ہو: فتح الباري 56/9. [2] المرجع السابق 56/9.

[3] ترجمہ: ایسے کرنا اللہ تعالیٰ پر چنداں دشوار نہیں۔

[4] آخری تین سورتیں۔

[''ہم ایک بارش اور شدید تاریکی والی رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے، کہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔

انہوں نے بیان کیا: ''سو (جب) میں نے آنحضرت ﷺ کو ڈھونڈ لیا، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو (یعنی پڑھو)۔''

تو میں نے کوئی چیز نہ کہی۔ آنحضرت ﷺ نے پھر فرمایا: ''تم کہو۔''

تو میں نے کچھ بھی نہ کہا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو۔''

تو میں نے عرض کیا: ''میں کیا کہوں؟''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''قُلْ: ''﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ، وَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ

www.kitabosunnat.com

شَيْءٍ." [1]

[''تم ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور معوّذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) شام اور صبح کے وقت تین، تین مرتبہ پڑھو گے، تو تمھیں یہ (یعنی اُن کا پڑھنا) ہر چیز سے کفایت کردے گا۔'']

[ہر چیز سے کفایت کرنے] سے مراد:

- ہر بُری چیز کو تجھ سے دُور کردے گا
- یا تجھے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنے والے دیگر سب

---

[1] سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، رقم الحدیث 5072، 290/13؛ وجامع الترمذي، أحادیث شتی من أبواب الدعوات، باب، رقم الحدیث 3810، 21/10؛ وسنن النسائي، کتاب الاستعاذۃ 251/8. الفاظِ حدیث جامع الترمذي کے ہیں۔ حافظ ابن حجر اور شیخ البانی نے اِسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: نتائج الأفکار 238/2؛ وصحیح سنن الترمذي 182/3).

اَوراد سے مستغنی کردے گا۔ [1]

-د-

مصیبتوں سے بچانے والے اذکار

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ایسی دعائیں اور اذکار سکھلائے ہیں، جو انہیں عمومی اور خصوصی مصیبتوں سے محفوظ کر دیتے ہیں۔ ذیل میں اسی قسم کے پانچ اذکار اور دعائیں ملاحظہ فرمائیے:

❀ پڑھنے والے کو ہر ضرر سے بچانے والی دعا:

i-vi: [بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ......]

امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) وہ فرماتے ہیں:

---

[1] ملاحظہ ہو: شرح الطیبی 1671/5؛ و عون المعبود 290/13.

[''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[''جو کوئی بندہ ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو پڑھے:

[بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ]

[ترجمہ: کوئی چیز، اُن کے نام کے ساتھ، ضرر نہیں پہنچاتی زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ خوب سننے والے اور خوب جاننے والے ہیں]۔

تو اُسے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی''] ۔[1]

[1] سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، جزء من رقم الحديث 5077، 293/13؛ و جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء في الدعآء إذا أصبح و إذا أمسى، جزء من رقم الحديث 3612، 233/9-234. الفاظِ حدیث جامع الترمذي کے ہیں، امام ترمذی نے اسے [حسن غریب صحیح] اور شیخ البانی نے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 234/9؛ و صحيح سنن أبي داود 958/3).

سنن أبي داود میں ہے:

[ترجمہ: ''اُسے (یعنی اِس دعا کے شام کو تین مرتبہ پڑھنے والے کو) صبح تک کوئی اچانک مصیبت نہیں شام کو پہنچے گی اور جس نے اسے صبح (کے وقت) پڑھا، تو شام تک اُسے کوئی اچانک مصیبت نہیں پہنچے گی۔'']❶

❀ پڑاؤ❷ کے شر سے بچانے والی دعا:

ii.vii: [أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ......]

امام مسلم نے حضرت خولہ بنت حکیم سُلَمِیَّہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ) وہ بیان کرتی ہیں:

[''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

---

❶ سنن أبي داود، 293/13.

❷ پڑاؤ: ٹھہرنے کی جگہ۔ منزل۔ سرائے۔ (ملاحظہ ہو: فیروز اللغات اردو جدید، نیا ایڈیشن، پ ر ص166).

[''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالتا ہے، پھر کہتا ہے:

[أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ]،

[ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات 1 کے ساتھ، اُن کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔]،

تو اُس جگہ سے روانہ ہونے تک، اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔''] 2

---

1 [التامّات]: علامہ نووی نے اِس کے معانی کے متعلق تین اقوال ذکر کیے ہیں:

ا: کامل، جن میں کوئی نقص یا عیب نہ ہو۔

ب: نفع دینے والے، شفا دینے والے۔

ج: یہاں اِن سے مراد قرآن کریم ہے۔ (ملاحظہ ہو: شرح النووي 31/17).

2 صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب في التعوّذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، رقم الحديث 54-(2704)، 2080/4-2081.

❀ ناحیات آفت سے محفوظ کرنے والی دعا:

[اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي ......] :iii.viii

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے کسی آفت زدہ شخص کو دیکھ کر کہا: (یعنی درج ذیل دعا پڑھی):

[اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَ فَضَّلَنِي عَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا]،

[ترجمہ: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے، جنہوں نے مجھے اُس سے عافیت عطا فرمائی، جس میں تمہیں مبتلا کیا اور مجھے اپنی مخلوق میں سے بہت زیادہ تعداد پر فضیلت

عطا فرمائی]،

تو اُسے تاحیات اُس آفت سے عافیت عطا کی جاتی ہے۔'' ❶

❀ بچھو کے ڈنک کے ضرر سے بچانے والی دعا:

iv.ix: [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ......]

دو احادیث:

ا: امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی

---

❶ جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء ما يقول إذا رأى مبتلى، رقم الحديث 3656، 275/9؛ وسنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا نظر إلى أهل البلاء، رقم الحديث 3938، 354/2. الفاظ حدیث جامع الترمذي کے ہیں۔ شیخ البانی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذي 153/3)۔

ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

["نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے شام کے وقت تین مرتبہ کہا:

[أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ]،

[ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اُن کی مخلوق کی شر سے پناہ طلب کرتا ہوں]۔

تو اُسے، اُس رات بچھو کا ڈسنا نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

انہوں نے کہا: [1]

"ہمارے گھر والوں نے یہ (دعا) سیکھی ہوئی تھی اور وہ اُسے پڑھا کرتے تھے۔ اُن کی ایک لونڈی کو ڈنک مارا گیا،

---

[1] یعنی حدیث کے ایک راوی نے کہا۔

تو اُس نے اُس کی وجہ سے کوئی درد محسوس نہ کی۔‘‘]❶

ب: امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ اُنہوں نے بیان کیا:

[’’ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا:

’’یا رسول اللہ ﷺ! گزشتہ شب بچھوئی کے ڈنک مارنے سے مجھے یہ یہ تکلیف پہنچی ہے۔‘‘❷

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

---

❶ المسند، رقم الحدیث 273/13،7898. شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو امام مسلم کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ہامش المسند 274/13).

❷ ابن ماجہ کی روایت میں ہے: ’’بچھوئی نے ایک شخص کو ڈسا، تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: ’’بلاشبہ ایک آدمی کو بچھوئی نے ڈنک مارا، تو وہ رات بھر سو نہیں سکا۔‘‘ (صحیح سنن ابن ماجہ 267/2).

اگر تم شام کے وقت پڑھتے :

[أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ". (1)

تو وہ تمہیں ضرر نہ پہنچاتی ۔'']

❀ مصیبت سے پہلے فوت کروانے والی دعا:

۷۰۔X: [اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا ......]

امام احمد اور امام ابن حبان نے حضرت بُسر بن اَرطاۃ قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان

---

(1) ابن ماجہ کی روایت میں ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "مَا ضَرَّهُ لَدْغُ عَقْرَبٍ حَتّٰى يُصْبِحَ." (اُس کے صبح کرنے تک اُسے کو بچھو کا ڈسنا نقصان نہ پہنچاتا'']۔(صحيح سنن إبن ماجه 267/2).

(2) صحيح مسلم، كتاب الذكر و الدعآء و التوبة و الاستغفار، باب في التعوّذ من سوء القضآء......، رقم الحديث (2709)، 2081/4.

کیا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو (ان الفاظ کے ساتھ) دعا کرتے ہوئے سنا:

[اَللّٰھُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا، وَ أَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ]. (1)

[ترجمہ: اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارے انجام کو اچھا فرما دیجیے اور ہمیں دنیا کی رُسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچائیے]۔

امام طبرانی کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

(1) المسند، رقم الحديث 17628،29/170-171؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأدعية، ذكر ما يستحب للمرء أن يسأل الله جل وعلا العافية في أموره كلها، رقم الحديث 949،3/229-230. الفاظ حدیث المسند کے ہیں۔

[''جس شخص کی یہ دعا ہوگی، وہ مصیبت کے آنے سے پیشتر فوت ہو جائے گا۔'']⓵

-۵-

مصیبتوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کی دعائیں

ہمارے نبی کریم ﷺ مصیبتوں کے آنے سے پہلے ہی اُن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ مصائب سے بچاؤ کے خواہش مند ہر شخص کو چاہیے، کہ وہ بھی مصائب کی آمد سے قبل ہی مسنون دعاؤں کے ساتھ اُن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا رہے۔

⓵ منقول از: مجمع الزوائد، كتاب الأدعية، باب الأدعية المأثورة عن رسول الله ﷺ التي دعا بها وعلّمها، 178/10. حافظ ہیثمی لکھتے ہیں: ''احمد کے راویان اور طبرانی کی [ایک سند کے راویان ثقہ ہیں۔'' (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 178/10).

اس بارے میں ذیل میں پانچ دعائیں ملاحظہ فرمائیے:

i-xi: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ ......]

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

[''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے:

[اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحَزَنِ، وَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ، وَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ، وَ ضَلَعِ الدَّيْنِ، وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ][1]

[ترجمہ: ''اے اللہ! بلاشبہ میں [هَم] [غم]،[2] بے بسی،

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الاستعاذة من الجبن والكسل، رقم الحديث 6369، 178/11.

[2] (اَلْهَمّ) زمانہ حاضر میں عقل جس پریشانی کا تصور کرتی ہے اور (اَلْحَزَن): جو زمانہ ماضی میں ہو چکا، اُس کے حوالے سے لاحق ہونے والی پریشانی۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري 178/11)۔

کاہلی، ❶ بخیلی، قرضے کے شدید دباؤ❷ اور آدمیوں کے غلبے سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں]۔

◈ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک دوسری روایت میں ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

["میں آنحضرت ﷺ کو کثرت سے یہ (دعا) پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا............ الحدیث . ❸

---

❶ (اَلْـعَـجْـزِ): [بے بسی]۔ یہ قوت وطاقت نہ ہونے کے سبب ہوتی ہے۔ (اَلْکَسَل): [کاہلی]۔ یہ ارادے کے نہ ہونے کے سبب ہوتی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التفسیر القیم 547).

❷ (ضَـلَـعَ الـدَّیْـن): قرضے کا شدید دباؤ، کہ قرض دینے والے کے مطالبے کے باوجود ادا کرنے کے لیے کچھ پاس موجود نہ ہو۔ (ملاحظہ: فتح الباري 174/11).

❸ صحیح البخاري، جزء من رقم الحدیث 6363، 173/11.

◈ ایک تیسری روایت میں ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

[رسول اللہ ﷺ کی (کچھ) دعائیں تھیں، جنہیں وہ چھوڑتے نہیں تھے:

"اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ...... الحدیث.[1]

ii.xii: [اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُنُوْنِ ......]

امام ابو داؤد اور امام نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

[''بلاشبہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے:

[اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ، وَ

[1] سنن النسائي، كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من الهم، 257/8.

الْبَرَصِ، وَسَيِّءِ الْأَسْقَامِ❷

[ترجمہ: اے اللہ! میں بلاشبہ دیوانگی، کوڑھ، پھلبہری اور بُری بیماریوں سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں]۔

xiii—iii: [اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ ......]

امام ابوداؤد اور امام نسائی نے حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ:

[''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے:

[اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ،

---

❶ سنن أبي داود، تفريع أبواب الوتر، باب في الاستعاذة، رقم الحديث 1551، 277/4؛ وسنن النسائي، كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من الجنون، 270/8. الفاظ حدیث سنن النسائی کے ہیں۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن النسائي 1116/3)۔

وَ أَعُوذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّي،
وَ أَعُوذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَرَقِ وَ الْهَرَمِ،
وَ أَعُوذُبِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ،
وَ أَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوْتَ فِي سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا،
وَ أَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا."] [1]

["اے اللہ! میں (عمارت وغیرہ کے مجھ پر) گر پڑنے سے
آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں
اور خود بلند مقام سے گرنے،
یا نیچے گہرائی، (جیسے کنویں وغیرہ) میں گرنے سے آپ

---

[1] سنن أبي داود، تفريع أبواب الوتر، باب في الاستعاذة، رقم الحديث 1549، 4/286-287؛ وسنن النسائي، كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من التردي والهدم، 8/282-283. الفاظِ حدیث سنن أبي داود کے ہیں۔ شیخ البانی نے اِسے [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبي داود 1/288-289).

کی پناہ مانگتا ہوں

اور میں غرق ہونے

آگ سے جلنے

سٹھیا جانے اور ذلیل ترین عمر سے آپ کی پناہ کا طلب کرتا ہوں

اور اِس بات سے آپ کی پناہ کی التجا کرتا ہوں، کہ موت کے وقت شیطان مجھے مخبوط الحواس کردے

اور اس بات سے آپ کی پناہ پانے کی فریاد کرتا ہوں، کہ آپ کی راہ میں منہ موڑ کر مروں

اور اس سے پناہ حاصل کرنے کی التماس کرتا ہوں، کہ (بچھو، سانپ وغیرہ کے) ڈسنے سے مَروں"]۔

تنبیہ:

اللہ کریم نے نبی کریم ﷺ کو [موت کے وقت مخبوط

الحواس ہونے)، [میدانِ جہاد سے راہِ فرار اختیار کرنے] وغیرہ آفتوں سے بلند و بالا فرما رکھا ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ ایسی دعائیں امت کی تعلیم کی خاطر کیا کرتے تھے۔ [1]

iv-xiv: [اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ......]

امام ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ

["بلاشبہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے:

["اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَ الْقِلَّةِ، وَ الذِّلَّةِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ."] [2]

---

[1] ملاحظہ ہو: عون المعبود 287/4۔

[2] سنن أبي داود، تفريع أبواب الوتر، باب في الاستعاذة، رقم الحديث 1541، 282/4۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود 287/1)۔

[ترجمہ: ''اے اللہ! میں افلاس، تنگ دستی اور ذلت سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں

اور (اِس بات سے بھی) آپ کی پناہ کا سوال کرتا ہوں، کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں (یعنی کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے)'']۔

۷-۲۷: [اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ ......]

امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت بیان کی ہے، (کہ) اُنہوں نے بیان کیا:

[''رسول اللہ ﷺ کی دعا سے تھا:

[اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ،

وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ،

وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ،

وَ جَمِيعِ سَخَطِكَ". ❶]

[ترجمہ: "اے اللہ! بغیر بدل کے نعمت کے چلے جانے،

عافیت کے پھر جانے، ❷

آپ کے عذاب کے یک لخت آ جانے

اور آپ کی ہر قسم کی ناراضی سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔"]

گفتگو کا حاصل یہ ہے، کہ ہر ذی عقل کو چاہیے، کہ اِن دعاؤں اور ذخیرۂ سنت میں موجود ایسی دیگر دعاؤں کو حرزِ جان بنائے اور کثرت سے اُن کے ساتھ مولائے رحمٰن ورحیم سے التجائیں کرتا رہے، تاکہ پردۂ غیب میں چھپی ہوئی

❶ صحيح مسلم، كتاب الرقاق، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب أكثر أهل الجنة الفقراء......، رقم الحديث 96-(2739)، 2097/4.

❷ جیسے صحت کا بیماری اور تونگری کا فقیری سے بدل جانا۔ (ملاحظہ ہو: عون المعبود 283/4).

مصیبتوں، آفتوں اور بلاؤں سے، اُن کے آنے سے پہلے ہی، اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں، پناہ حاصل کرلے۔

اے ربِّ کریم! ہمیں، ہمارے بہن بھائیوں، اہل و عیال، نسلوں اور امتِ اسلامیہ کو آنے والی ہر مصیبت سے محفوظ فرمادیجیے۔ اِنَّكَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ـ

(3)

مصیبتوں کو دُور کرنے میں دعا کی اہمیت

تمہید:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ نہایت مہربان ہیں۔ وہ سختیوں اور غموں میں اُنہیں تنہا اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑتے۔ اُنھوں نے ایسے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے اُنہیں ایک انتہائی مؤثر، بہت ہی زور آور اور نہایت ہی قوی ہتھیار عطا فرمایا ہے۔ وہ ہتھیار دعا ہے، جو آئی ہوئی مصیبتوں کو دُور کر دیتا، آئندہ آنے والی مصیبتوں سے محفوظ کر دیتا اور حکمِ الٰہی ہی سے ربِّ ذوالجلال کے فیصلوں کو ٹال دیتا ہے۔ مزید برآں مولائے کریم نے اِس ہتھیار کے کارگر اور مفید ہونے کا وعدہ بھی خود ہی فرمایا ہے۔

اس بارے میں قرآن وسنت کے متعدد دلائل وشواہد میں سے چند ایک ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

چار دلائل:

ا: ارشاد باری تعالیٰ:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ؕ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴾ [1]

[کون ہے، جو لاچار کی فریاد سنتا ہے، جب وہ اُسے پکارتا ہے اور سختی دُور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم تم نصیحت قبول کرتے ہو]۔

[1] سورة النمل / الآية 62.

اس آیت شریفہ میں ربِّ کریم نے خبر دی ہے، کہ جب مصیبتوں کے ستائے ہوئے لوگ، سارے سہارے ٹوٹ جانے پر، ہر طرف سے ناامید ہو کر اُن کے دروازے پر دستک دیتے ہیں، تو وہ اُنہیں مایوس نہیں کرتے، بلکہ اُن کی دادرسی فرماتے ہیں۔

تین مفسرین کے اقوال:

ا: علامہ قرطبی:

[''اللہ تعالیٰ نے لاچار کے پکارنے پر اُس کی فریادرسی کی ضمانت دی ہے اور اس کی خبر خود ہی دی ہے۔

اِس کا سبب یہ ہے، کہ اخلاص اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہر کسی سے دلی تعلّق توڑنے سے ہی اُن کے حضور پناہ لینے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے اور اخلاص کی، خواہ وہ مومن میں

ہو یا کافر میں، طاعت گزار میں یا فاجر میں، اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک (خاص) حیثیت اور مقام ہے۔''][1]

ii: حافظ ابن کثیر:

''اللہ تعالیٰ آگاہ فرما رہے ہیں، کہ یقیناً سختیوں میں انہیں ہی پکارا جاتا ہے، آفات میں انہی سے امید رکھی جاتی ہے، جیسے کہ انہوں -سبحانہ وتعالیٰ- نے ارشاد فرمایا:

﴿وَ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ إِلَّا إِيَّاهُ﴾[2]

[ترجمہ: اور جب تمہیں سمندر میں تکلیف پہنچتی ہے، تو اُن (یعنی اللہ تعالیٰ) کے سوا جنہیں تم پکارتے تھے، گم ہو جاتے ہیں]۔

---

1. تفسير القرطبي 223/13.
2. سورة بني إسرائيل / جزء من الآية 67.

اور (ایک دوسرے مقام پر) ارشاد فرمایا:

﴿ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ﴾ ❶

[ترجمہ: پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے، تو انہی کی طرف تم نالہ وفریاد کرتے ہو]۔

اسی طرح اس مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ﴾

[ترجمہ: کون ہے، جو لاچار کی فریاد سنتا ہے، جب وہ اُسے پکارتا ہے؟]

یعنی وہ کون سی ذات ہے، کہ جن کے سوا لاچار کسی اور کی طرف پناہ نہیں لیتا اور اُن کے علاوہ تکلیف زدہ لوگوں کی تکلیف کو، کوئی دوسرا دُور نہیں کرتا۔''] ❷

❶ سورة النحل- جزء من الآية 53.

❷ تفسير ابن كثير 408/3.

iii: شیخ سعدی:

[''یعنی کوئی اُس لاچار کی فریادرسی کرنے والا ہے، جسے غموں نے بے چین کر رکھا ہو اور مقصود کا حصول اُس کے لیے بہت کٹھن ہو چکا ہو؟

(يَكْشِفُ السُّوٓءَ) یعنی تنہا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون اُس کی مصیبت، شر اور عذاب کو دُور کر سکتا ہے؟''] [1]

ب: امام ترمذی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ.'' [2]

---

[1] تفسير السعدي ص 608.

[2] جامع الترمذي، أبواب القدر، باب ما جآء ''لا يردّ القدرَ إلا الدعآء'' ، رقم الحديث 2225، 6/289. امام ترمذی ⇦⇦⇦

[''دعا کے سوا کوئی (چیز) قضا کو رَدّ نہیں کرتی اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی (چیز) اضافہ نہیں کرتی]۔

[دعا کے قضا کو رَدّ کرنے] کے دو معانی:

[دعا کے قضا کو رَدّ کرنے کے] معانی میں سے دو درج ذیل ہیں:

ا: تسلسل سے دعا کرنے سے...... بقولِ علامہ طیبی ...... قضا کے آنے کو، (وہ جیسی بھی ہو) بندے کے لیے خوش گوار کر دیا جاتا ہے، تو اس طرح گویا کہ، دعا نے اُسے رَدّ کر دیا۔ [1]

⇦⇦⇦ نے اِسے [حسن] قرار دیا ہے۔ شیخ البانی نے کہا ہے، کہ (ایک دوسری حدیث) حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ کے شاہد کے ساتھ مل کر، جیسا کہ امام ترمذی نے کہا ہے، یہ [حدیث حسن] ہے۔ (ملاحظہ ہو: سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث 154، المجلد الأول).

[1] ملاحظہ ہو: شرح الطیبی 3164/10.

یا بالفاظِ دیگر ...... بقول علّامہ مناوی ...... قضا کو اِس کے لیے سہل بنا دیا جاتا ہے، تو گویا، کہ دعا نے اُسے ردّ ہی کر دیا۔ ❶

ii: یہاں [تقدیر] سے مراد وہ [تقدیر] ہے، جو کہ، اگر دعا نہ کی جاتی، تو واقع ہونے والی تھی۔ ❷

قاضی (عیاض) لکھتے ہیں:

[مراد یہ ہے، کہ [قضا] دو قسموں کی ہے:

[جازم]، جو کہ ردّ نہیں ہوتی اور نہ رکتی ہے۔

اور [معلّق] کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہو، کہ اگر رکاوٹ نہ ہوئی، تو وہ ہونے والا ہے۔ اگر وہ رکاوٹ پائی گئی، تو اُس (رکاوٹ) کا ہونا بھی فیصلہ شدہ تقدیر (ہی) تھا۔] ❸

---

❶ ملاحظہ ہو: فيض القدير 450/6.

❷ ملاحظہ ہو: شرح الطيبي 3164/10.

❸ دیکھیے: فيض القدير 450/6.

ج: امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''إِنَّ الدُّعَآءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَآءِ.'' [1]

[''بے شک دعا نازل شدہ (مصیبتوں کے دُور کرنے) میں فائدہ دیتی ہے اور اُن سے (بچاؤ میں بھی نفع دیتی ہے)، جو ابھی نازل نہیں ہوئیں، پس (اے) اللہ تعالیٰ کے بندو! دعا کو لازم کرو۔''] [2]

---

[1] حدیث کی تخریج ص 26 پر ملاحظہ فرمائیے۔

[2] علامہ مبارکپوری ''(إِنَّ الدُّعَآءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ) کی شرح میں لکھتے ہیں:

اگر وہ (تقدیر) [معلّق] ...... یعنی ایسی تقدیر، کہ اِسے کسی چیز کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہو...... ہو، تو (دعا کا نفع) اُسے لے جانے کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔

اگر وہ [مُحْکَمْ] ...... یعنی ایسی تقدیر، کہ وہ کسی سے وابستہ نہ ہو، بلکہ ⇦ ⇦ ⇦ ⇦

د: امام احمد نے ابوتمیمہ کے حوالے سے اُن کی قوم کے ایک آدمی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ:

[''بلاشبہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے۔

یا انہوں نے بیان کیا:

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، اُن کے ہاں ایک شخص آیا اور کہا:

[''(کیا) آپ اللہ تعالیٰ کے رسول۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہیں؟''

⇐ ⇐ ⇐ اُس کا ہونا حتمی اور قطعی ..... ہو، تو صبر کی صورت میں (دعا کا نفع ظاہر ہوتا ہے)۔ نازل شدہ مصیبت کا برداشت کرنا، اُس کے لیے آسان ہو جاتا ہے اور وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اُسے اُس پر صبر عطا فرما دیتے ہیں اور اُس پر اُسے راضی کر دیتے ہیں، کہ وہ اُس کی بجائے کسی دوسری چیز کا متمنی نہیں رہتا، بلکہ وہ تو اُس سے، دنیا والوں کے نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کی مانند، لذت لیتا ہے۔

(فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ):

(یعنی جب دعا کی یہ شان (وعظمت) ہے، تو اے اللہ تعالیٰ کے بندو! دعا کو چمٹ جاؤ۔'') (ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذي 374/9)۔

یا اس نے کہا:

[''کیا آپ محمد - ﷺ - ہیں؟''

تو آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا: "نَعَمْ ." ''ہاں۔''

اُس نے پوچھا: "فَإِلَامَ تَدْعُوْ؟"

''آپ کس کی طرف بُلاتے ہیں؟''

آنحضرت ﷺ نے جواب دیا:

" أَدْعُوْ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَحْدَهُ:
مَنْ إِذَا كَانَ بِكَ ضُرٌّ، فَدَعَوْتَهُ، كَشَفَهُ عَنْكَ،
وَ مَنْ إِذَا أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ، فَدَعَوْتَهُ، أَنْبَتَ لَكَ،
وَ مَنْ إِذَا كُنْتَ فِي أَرْضٍ قَفْرٍ، فَأَضْلَلْتَ، فَدَعَوْتَهُ، رَدَّ عَلَيْكَ."

[''میں صرف ایک اللہ عزوجل کی طرف بلاتا ہوں: وہ ذات، کہ

اگر تمہیں کوئی تکلیف ہو، تو تم اُنہیں پکارو، تو وہ اُسے تم سے دُور کردیں

اور اگر تم قحط سالی میں مبتلا ہو اور اُن سے فریاد کرو، تو وہ تمہارے لیے (فصلوں) کو اُگا دیں

اور اگر تم چٹیل میدان میں ہو اور اپنی سواری کھو دینے پر اُن سے دعا کرو، تو وہ اُسے تمہارے لیے واپس لے آئیں۔''

انہوں نے بیان کیا:

[''تو وہ (سوال کرنے والا) شخص مسلمان ہوگیا۔''][1]

مذکورہ بالا دلائل سے یہ حقیقت دوٹوک انداز میں واضح ہورہی ہے، کہ دعا نازل شدہ مصیبتوں کو دُور اور آنے والی

---

[1] المسند، جزء من رقم الحدیث 16616، 27/163-164. شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اِسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ہامش المسند 27/164).

مصیبتوں سے محفوظ کرتی ہے۔ علاوہ ازیں ربِّ کریم نے لاچار اور مضطر شخص کی دادرسی کی ضمانت خود دی ہے۔

مصیبتوں کے مارے اور غموں کے ستائے ہوئے اس عظیم ہتھیار کے بارے میں غفلت اور کوتاہی کا شکار نہ ہوں۔

اے ربِّ کریم! ہمیں، ہمارے بہن بھائیوں، اہل و عیال اور نسلوں کو اس ہتھیار سے خوب خوب فیض یاب ہونے والوں میں شامل فرمادیجیے۔ إِنَّكَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

ب: دعا کے ذریعہ مصیبتوں سے نجات پانے کے تین واقعات:

کتاب وسنت کے متعدّد واقعات سے معلوم ہوتا ہے، کہ ربِّ کریم مصائب میں دعائیں کرنے والوں کی تکالیف دُور کرتے، اُنہیں غموں سے چھٹکارا دیتے اور ہر تنگی سے نکلنے کی اُن کے لیے راہ پیدا فرمادیتے ہیں۔ ایسے ہی تین

واقعات ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: قصہ ایوب علیہ السلام:

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَ أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ﴾ [1]

[اور ایوب - علیہ السلام - جب اُس نے اپنے رب کو پکارا:

''بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور آپ ہی سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔''

تو ہم نے اُس کی دعا قبول کی اور اُسے جو بھی تکلیف تھی، دُور کر دی اور ہم نے اُسے، اُس کے گھر والے اور اُن کے

[1] سورة الأنبياء / الآيتان 83-84.

ساتھ اُن کی مثل (اور) عطا کر دیئے۔ اپنی جانب سے رحمت کرتے ہوئے اور عبادت کرنے والوں کی نصیحت کے لیے]۔

تفسیرِ آیات میں دو مفسرین کے اقوال:

i: شیخ قاسمی:

[یعنی ایوب۔ علیہ السلام۔ اُن پر نازل شدہ مصیبت، اُن کی اپنے رب تعالیٰ کے حضور اُسے دُور کرنے کی خاطر التجا، (اللہ سبحانہ و) تعالیٰ کی جانب سے اُن کی دادرسی، مصیبت کے دُور کرنے کا اُن پر احسان اور اُن کے صبر کے بعد اُن پر نعمتوں کو دو چند کرنا۔ (اِس سب کچھ کو) یاد کیجیے، تاکہ آپ (خوب اچھی طرح) جان لیں، کہ یقیناً صبر کے ساتھ مدد ہے اور بلاشبہ ہر تنگی کا انجام آسانی ہے۔

(اللہ) تعالیٰ کے حضور دعا کرنا، اُن کے رُو برو گریہ زاری کرنا، اُن کے حضور گڑگڑانا اور اُن کے خوب صورت ناموں اور بلند ترین صفات کے ساتھ اُن کا ذکر کرنا، بلاشک وشبہ (یہ سب باتیں مصائب سے) چھٹکارا حاصل کرنے کے اسباب میں سے ہیں]۔ [1]

ii: قاضی ابوسعود:

"﴿ذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ﴾"

[یعنی: "ہم نے مذکورہ چیزیں ایوب علیہ السلام پر رحمت کرتے ہوئے انہیں عطا فرمائیں۔ (علاوہ ازیں یہ) کہ اِس (سب کچھ) میں دیگر عبادت گزاروں کے لیے یاد دہانی ہو جائے، تاکہ وہ بھی اُنہی کی مانند صبر کریں اور اُنہی

[1] تفسير القاسمي 281/11 باختصار.

کی طرح ثواب دیئے جائیں''[-۔ ❶

ب: قصۂ یونس علیہ السلام:

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾ ❷

[اور مچھلی والا (یعنی یونس علیہ السلام)، جب وہ ناراض ہو کر چل دیا اور سمجھا، کہ ہم اُس پر سخت گیری نہیں کریں گے، تو اُس

❶ تفسير أبي السعود 82/6. نیز ملاحظہ ہو: روح المعاني 81/17-82؛ وتفسير القاسمي 281/11-282؛ تفسير التحرير والتنوير 128/17.

❷ سورة الأنبياء / الآيتان 87-88.

نے اندھیروں میں پکارا، کہ:

''آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ پاک ہیں۔ بے شک میں ہی ظالموں میں سے تھا۔''

پس ہم نے اُس کی دعا قبول کی اور اُسے غم سے نجات دی اور ہم مومنوں کو اِسی طرح نجات دیتے ہیں]۔

تفسیرِ آیات میں دو مفسرین کے اقوال:

i: امام طبری:

﴿وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾:

''(اللہ) جل ثناؤہ فرماتے ہیں: ''ہم نے جیسے یونس۔علیہ السلام۔ کے دعا کرنے پر انہیں سمندر میں مچھلی کے پیٹ کی قید سے نجات دی، اِسی طرح ہم اہلِ ایمان کو اُن کی فریاد طلبی اور دعا کرنے پر اُن کے غموں سے نجات دیتے ہیں۔''[1]

[1] تفسير الطبري 64/17؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير ابن كثير 213/3.

ii: شیخ ابن عاشور:

[﴿وَ كَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾: ’’[كَذٰلِكَ] سے اُس نجات کی طرف اشارہ ہے، جو کہ انہوں (یعنی اللہ تعالیٰ) نے یونس علیہ السلام کو عطا فرمائی، یعنی اسی طرح کی نجات ہم مومنوں کو ایسے غموں سے دیتے ہیں، کہ اُن میں مبتلا ہونے والا گمان کرتا ہے، کہ اُس کا چھٹکارا پانا بہت مشکل ہے۔‘‘] [1]

ج: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان کا قصہ:

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا ایک غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں۔ واپسی پر مدینہ طیبہ سے کچھ فاصلے پر لشکرِ اسلام نے پڑاؤ ڈالا۔ اماں رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کی غرض سے کچھ دُور گئیں۔ واپس پہنچنے پر اُنہیں اپنے نگینوں والے ہار کے

[1] تفسیر التحریر والتنویر 133/17.

راستے میں گرنے کا احساس ہوا۔ اُس کی تلاش میں واپس تشریف لے گئیں۔ اُن کی آمد سے پیشتر ہی، قافلہ والے یہ سمجھتے ہوئے، کہ وہ اپنے ہودج میں موجود ہیں، روانہ ہوگئے۔ ہار ڈھونڈ پانے کے بعد وہ پہلی ہی جگہ پہنچ کر بیٹھ گئیں۔ وہیں بیٹھے بیٹھے سوگئیں۔ لشکرِ اسلام کے پیچھے حضرت صفوان بن معطل السلمی رضی اللہ عنہ تھے، جو قافلے سے بچھڑے ہوئے ساتھیوں اور گرے ہوئے سامان کو اٹھا کر لاتے تھے۔ صبح کے وقت وہ اُس مقام پر پہنچے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر:

(اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

پڑھا، انہیں سواری پر بٹھایا اور خود پیدل چلتے ہوئے، سواری کو کھینچتے ہوئے، شدید گرمی کے وقت، لشکر کے پاس پہنچے۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر کچھ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

پر تہمت لگا دی۔ ایسے لوگوں کی قیادت عبداللہ بن ابی ابن سلول کر رہا تھا۔

مدینہ طیبہ پہنچ کر اماں عائشہ رضی اللہ عنہا ایک ماہ تک بیمار رہیں۔ تہمت کے متعلق اُنہیں کچھ خبر نہیں تھی، البتہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ شفقت نہیں پا رہی تھیں، جو کہ وہ اپنی بیماری میں دیکھا کرتی تھیں۔

وہ بیماری میں افاقے پر ایک رات ام مسطح رضی اللہ عنہا کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے گئیں، تو اُن سے صورتِ حال کے متعلق آگاہی ہوئی۔

اِس وجہ سے اُن کی بیماری کی شدت میں اضافہ ہوا۔

گھر پہنچنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر والدین کے ہاں تشریف لے گئیں اور والدہ سے ساری تفصیل سُنی۔ وہ اپنے بارے میں خود بیان کرتی ہیں:

''میں اُس رات روتی رہی۔ صبح ہونے تک نہ تو میرے آنسو تھمے اور نہ ہی نیند کا نام ونشان تھا۔ صبح ہوئی، تو میں روئے جا رہی تھی۔''

آنحضرت ﷺ نے اُن سے جدا ہونے کے متعلق مشورہ کے لیے علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تجویز پر آنحضرت ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بھی طلب فرمایا۔

انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا میں کسی بھی قابلِ اعتراض بات دیکھنے کی قطعی نفی کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والدین کے گھر ہی میں سارا دن برابر روتی رہیں۔ نہ آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ اُن کے والدین مسلسل اُن کے پاس ہی رہے۔ دو راتیں اور ایک دن مسلسل روتے ہوئے ...... نیند آنے اور آنسو تھمنے

کے بغیر ..... گزر گیا۔ انہوں نے خود بیان کیا:

''والدین گمان کرتے تھے، کہ یقیناً رونا میرے کلیجے کو چاک کر دے گا۔''

اسی دوران ایک انصاری خاتون اجازت لے کر آئیں اور وہ بھی اُن کے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔

اسی حال میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے۔ سلام کہا اور بیٹھ گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:

''جب سے (میرے بارے میں) جو کہا گیا تھا، آنحضرت ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ بیٹھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا، پھر فرمایا:

''أما بعد! اے عائشہ ..... رضی اللہ عنہا ..... یقیناً مجھے تمہارے متعلق اس طرح کی خبریں پہنچی ہیں، پس اگر تم بَری ہو، تو اللہ تعالیٰ تمہاری براءت (خود) فرما دیں گے۔

اور اگر تم نے گناہ کیا ہے، تو اللہ تعالیٰ سے گناہ کی معافی طلب کرو اور اُن کے حضور توبہ کرو، کیونکہ بلاشبہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔''

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو ختم کر لی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آنسو یکسر ختم ہو گئے اور وہ اُن میں سے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں کرتی تھیں۔ اُنہوں نے پہلے اپنے والدِ محترم، پھر والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کا جواب عرض کرنے کی درخواست کی۔ دونوں میں سے ہر ایک کا جواب تھا:

''میری سمجھ میں نہیں آ رہا، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوبرو کیا عرض کروں۔''

[اُنہوں نے بیان کیا: ''تو میں خود ہی بولی ....اور

تب میں نو عمر لڑکی تھی (اور) بہت زیادہ قرآن (کریم بھی) نہیں پڑھتی تھی.............:

''یقیناً اللہ تعالیٰ کی قسم! بلاشبہ مجھے اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے، کہ آپ لوگوں نے اس بات کو سُنا ہے اور وہ آپ کے دلوں میں راسخ ہو چکی ہے اور آپ اس کو سچ سمجھ چکے ہیں۔ سو اگر میں آپ لوگوں سے کہوں:

''بلاشبہ میں (اِس بہتان سے) بَری ہوں''......اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، کہ یقیناً میں بَری ہوں......تو آپ اِس بارے میں میری تصدیق نہیں کریں گے۔

اور اگر میں ایسی بات کا اعتراف کروں ......اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، کہ یقیناً میں اُس سے بَری ہوں......تو آپ لوگ میری تصدیق ضرور کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے پاس آپ لوگوں کے لیے

سوائے یوسف کے والد ﷺ کی بات کے کوئی مثال نہیں،
کہ انہوں نے کہا تھا:

﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾

[ترجمہ: پس صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری گھڑی ہوئی باتوں
سے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب ہے]۔

[انہوں نے بیان کیا:

''پھر میں نے اپنا رخ موڑا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔''

انہوں نے بیان کیا:

''مجھے یقین تھا، کہ بلاشبہ میں بَری ہوں اور اللہ تعالیٰ
میری براءت یقیناً فرمائیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم!
مجھے اس کا وہم و گمان بھی نہیں تھا، کہ اللہ تعالیٰ میرے
بارے میں تلاوت کی جانے والی وحی (یعنی قرآن کریم)
نازل فرمائیں گے۔ میرے دل میں میری حیثیت یقیناً

اِس سے بہت کم تر تھی، کہ اللہ تعالیٰ اپنے تلاوت کیے جانے والے کلام میں میرے متعلق گفتگو فرمائیں گے، البتہ مجھے (یہ) توقع تھی، کہ رسول اللہ ﷺ میرے متعلق خواب دیکھیں گے اور اُس کے ذریعے اللہ تعالیٰ میری براءت فرمادیں گے۔'']

انہوں نے بیان کیا:

''اللہ تعالیٰ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے (ابھی اِس مجلس کو) نہ تو چھوڑا تھا اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا، کہ آنحضرت ﷺ پر وحی نازل (ہونا شروع) ہوئی۔''

جب رسول اللہ ﷺ سے (وحی سے طاری ہونے والی کیفیت) ختم ہوئی، تو آنحضرت ﷺ تبسم فرمارہے تھے اور پہلی بات، جو زبانِ مبارک سے نکلی:

''یَا عَائِشَۃُ! أَمَّا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَکِ۔''

[''اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بَری قرار دیا ہے۔''
[میری والدہ نے فرمایا: ''(شکریہ ادا کرنے کی غرض سے) آنحضرت ﷺ کی جانب اٹھو۔''
اُنہوں نے بیان کیا:
''میں نے (جواب میں) کہا:
''اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آنحضرت ﷺ کی جانب نہیں کھڑی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی تعریف نہیں کروں گی۔''
اور اللہ تعالیٰ نے (یہ آیات) نازل فرمائیں:
﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ .... الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا.﴾ 1

1 ملاحظہ ہو: صحیح البخاري، کتاب التفسیر، باب ﴿لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم...﴾ رقم الحدیث 4750 باختصار، 8/452۔455. نیز ملاحظہ ہو: ''مصیبتوں سے کیسے نمٹیں؟'' ص: 365 تا 379.

[ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ طوفان باندھ لائے ہیں، وہ تم میں سے ایک گروہ ہے، تم ایسے نہ سمجھو ....مکمل دس آیتوں تک.............]۔

اِس قصے میں ہم دیکھتے ہیں، کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ابتلا بہت ہی سخت اور آزمائش نہایت کٹھن ہو چکی تھی۔ وہ انتہائی بے بسی اور لاچاری کے عالَم میں پہنچ چکی تھیں۔ والدین، حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بھی، واضح اور دوٹوک انداز میں دفاع میسر نہیں آ رہا تھا۔ دریں حالات اُنہوں نے اللہ جل جلالہٗ کی طرف رجوع کیا، اُن کے حضور فریاد کی، تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی فریاد رسی فرمائی اور اُن کے غم کو یکسر دُور فرما دیا۔

شرحِ حدیث میں حافظ ابن حجر کا بیان:

[''اور اِس (واقعہ) میں اپنا معاملہ اپنے رب کو سونپنے

والے کی فضیلت ہے اور جو کوئی اِس (طرزِ عمل) پر ڈٹ جائے، تو اُس سے غم اور فکر ہلکا ہو جاتا ہے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دونوں حالتوں:

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) اُن سے استفسار کرنے سے پہلے اور اُن کے:

[وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ]

کے ساتھ جواب عرض کرنے کے بعد ہوا۔''][1]

[1] فتح الباري 481/8.

(4)

مصیبتوں سے نجات دلوانے والی سولہ دعائیں

تمہید:

قرآن وسنت میں مصیبتوں اور غموں کے آنے پر پڑھی جانے والی متعدد دعائیں ہیں۔ پریشان حال اور مصیبت زدہ حضرات وخواتین اُن کے پڑھنے کا خوب اہتمام کریں، شاید کہ مولائے کریم کی رحمت سے غموں کے بادل چھٹ جائیں، مصیبتیں دُور ہو جائیں، ہونے والے نقصانات کی تلافی ہو جائے اور ربّ کریم تفکرات اور پریشانیوں کو شادمانیوں اور مسرتوں میں تبدیل فرمادیں۔

إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ . [1]

[1] ترجمہ: بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔

ذیل میں ایسی ہی سولہ دعائیں ملاحظہ فرمائیے:

-i-

[حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ]

[ترجمہ: ہمارے لیے اللہ تعالیٰ (ہر غم میں مبتلا کرنے والی بات کے مقابلے میں[1]) کافی ہیں اور وہ بہترین کارساز ہیں (یعنی بندوں کے معاملات کی تدبیر اور اُن کے مفادات اور مصالح کی نگہبانی اُنھی کو سونپی جاتی ہے)۔][2]

دو دلیلیں:

ا: امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ:

"[حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ]

[1] ملاحظہ ہو: تفسیر السعدي ص 157.

[2] ملاحظہ ہو: المرجع السابق ص 157.

(حضرت) ابراہیم علیہ السلام نے یہ (دعا) پڑھی، جب اُنہیں آگ میں ڈالا گیا،

اور (حضرت) محمد ﷺ نے (بھی) یہ (دعا) پڑھی، جب اُنہوں (یعنی لوگوں) نے کہا:

﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَ قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ﴾"❶❷❸

❶ سورة آل عمران/ جزء من الآية 173.

❷ صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب ﴿الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ ...... الآية﴾، رقم الحديث 4563، 229/8.

❸ جب ابوسفیان نے (اپنے قبولِ اسلام سے پہلے)، غزوۂ احد کے بعد ...... جس میں، وہ مشرکینِ مکہ کی فوج کے سپہ سالار تھے ...... کچھ لوگوں کے ذریعہ سے نبی کریم ﷺ کو خبر ارسال کی، کہ ابوسفیان اور اُن کے ساتھی حملہ آور ہونے کی خاطر دوبارہ آ رہے ہیں، تو اُس وقت آنحضرت ﷺ نے یہ دعا پڑھی۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري 229/8).

”(بے شک لوگوں نے تمہارے لیے (فوج) جمع کر لی ہے، سوتم اُن سے ڈرو“، تو اِس (خبر) نے اُنہیں ایمان میں زیادہ کر دیا اور اُنہوں نے کہا:

[حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ]

اِن کلمات کے ساتھ دعا کی قبولیت:

پہلی مثال:

ربِّ کریم نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی فریاد قبول فرمائی، جیسے کہ اُنہوں نے خود خبر دی ہے:

﴿قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ. فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ﴾ [1]

[اُنہوں نے کہا: ”اُس کے لیے ایک عمارت بناؤ، پھر اُسے بھڑکتی آگ میں پھینک دو۔“

[1] سورة الصافات / الآيتين 97-98.

پس اُنہوں نے اُن (یعنی ابراہیم علیہ السلام) کے خلاف سازش کرنا چاہی، تو ہم نے اُنہی کو سب سے نیچا کر دیا]۔

ایک دوسرے مقام پر رب تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ. قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ. وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ﴾ [1]

[انہوں نے کہا: ''اُسے جلا دو۔ اگر تم (کچھ) کرنے والے ہو، تو اپنے معبودوں کی مدد کرو۔''

ہم نے کہا: ''اے آگ! تو ابراہیم۔علیہ السلام۔ پر ٹھنڈک اور سلامتی بن جا۔''

اور اُنہوں نے اُن کے خلاف سازش کا ارادہ کیا، تو ہم نے اُنہی کو سب سے زیادہ خسارے والے کر دیا]۔

[1] سورة الأنبياء / الآيات 68-70.

دوسری مثال:

نبی کریم ﷺ اور حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی اِن کلمات کے ساتھ کی ہوئی فریاد کو بھی ربِّ کریم نے شرفِ قبولیت عطا فرمایا، جیسے کہ انہوں نے خود ہی خبر دی:

﴿فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ﴾ [1]

[پس وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے۔ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اتباع کی اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والے ہیں]۔

مصیبتوں میں جکڑے اور غموں کے ستائے ہوئے حضرات وخواتین ان کلمات کو حرزِ جان بنائیں، اِن کے ساتھ اپنی زبانوں کو تر کر دیں۔ جس ذات بلند و بالا

[1] سورة آل عمران / الآية 174.

ذوالجلال والاکرام نے اپنے خلیل وحبیب ﷺ اور حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی دادرسی فرمائی، وہ آج بھی اپنے جاہ وجلال اور قوت وجبروت کے ساتھ لاچار، مضطر، ہر قسم کے سہاروں سے محروم اور بے کسوں کی فریادرسی فرمانے والے ہیں۔

علامہ سیوطی [حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ] کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

[''اس (آیت) میں غم اور سنگین معاملات کے وقت اِس کلمہ (یعنی دعا کے پڑھنے) کا استحباب ہے۔''] [1]

ب: امام ابن حبان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

[''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''كَيْفَ أَنْعَمُ، وَ صَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ،

---

[1] الإكليل في استنباط التنزيل ص 74.

"وَحَنٰی جَبْهَتَهٗ، يَنْتَظِرُ، مَتٰی يُؤْمَرُ اَنْ يَنْفُخَ؟"

["میں آسودگی والی زندگی کیسے بسر کروں، جب کہ سینگ والے (فرشتے) نے سینگ کو مُنہ میں لے رکھا ہے اور اپنی پیشانی کو جھکائے ہوئے انتظار کر رہا ہے، کہ کب اُسے (صور میں) پھونکنے کا حکم دیا جائے؟]

اُنھوں نے بیان کیا: "ہم نے عرض کیا:

["تو ہم اُس دن کیا کہیں؟"]

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"تم کہو:

"حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ". (1)

---

(1) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأذكار، رقم الحديث 823، 105/3. شیخ شعیب ارناؤوط نے اِس کی [سند کو صحیحین کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: (هامش الإحسان 105/3).

حدیث پر امام ابن حبان کا تحریر کردہ عنوان:

[ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنِ انْتَظَرَ النَّفْخَ فِي الصُّوْرِ أَنْ يَقُوْلَ:

(صور میں پھونکے جانے کا انتظار کرنے والے شخص کے لیے، (اِس) حکم کا ذکر، کہ وہ کہے:

[حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ] [1]

-ii-

[حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ]

[ترجمہ: میرے لیے (ہر مصیبت میں مبتلا کرنے والی بات کے مقابلے میں) اللہ تعالیٰ کافی ہیں اور وہ بہترین کارساز ہیں۔ (یعنی بندوں کے معاملات کی تدبیر اور اُن کے مفادات اور مصالح کی نگہبانی اُنہی کو سونپی جاتی ہے)۔

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان 105/3.

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ)، اُنھوں نے بیان کیا:
[آگ میں پھینکے جانے کے وقت ابراہیم علیہ السلام کے آخری الفاظ:
[حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ]
تھے۔"] [1]

دونوں روایتوں میں تطبیق:

سابقہ حدیث، کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں ڈالے جانے کے وقت [حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ] کہا اور دوسری حدیث، کہ آگ میں ڈالے جاتے وقت اُن کے آخری الفاظ [حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ] تھے، میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ جیسا کہ دوسری حدیث میں

[1] صحیح البخاري، کتاب التفسیر، باب (اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ .....الآية، رقم الحديث 4564، 229/8.

واضح طور پر ہے، کہ [حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ] اُن کے آخری الفاظ تھے۔

اِن الفاظ سے پہلے وہ [حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ] پڑھتے رہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

اس طرح......وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ...... دونوں طرح کے الفاظ کا پڑھنا سنتِ ابراہیمی علیہ السلام قرار پایا۔

-iii-

[لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ ...]

امام احمد اور امام ترمذی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[’’مچھلی والے (1) - علیہ السلام - کی دعا، جب انہوں نے

(1) یعنی حضرت یونس علیہ السلام۔ (ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح 119/5).

مچھلی کے پیٹ میں دعا کی:

[لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ]

(ترجمہ: آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ پاک ہیں۔ یقیناً میں ظلم کرنے والوں میں سے تھا)۔

''پس بلاشبہ کوئی مسلمان، کسی چیز کے متعلق کبھی، اِس کے ساتھ دعا نہیں کرتا، مگر اللہ تعالیٰ اُس کی فریاد کو پورا فرما دیتے ہیں۔'' [1]

قرآن کریم میں بھی ہے:

﴿وَذَا النُّونِ إِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ

[1] المسند، رقم الحديث 1462، 35/3-36؛ وجامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب، رقم الحديث 3736، 336/9. الفاظِ حدیث جامع الترمذي کے ہیں۔ شیخ احمد شاکر نے [المسند کی سند کو صحیح] اور شیخ البانی نے ترمذي کی روایت کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 35/3؛ وصحيح سنن الترمذي 169/3).

عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (1)

[اور مچھلی والے کو جب وہ غصے میں بھرا ہوا چلا گیا۔ پس وہ سمجھا، کہ ہم اس پر گرفت تنگ نہیں کریں گے، تو اُس نے اندھیروں میں پکارا، کہ

[آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ (ہر عیب) سے پاک ہیں۔ یقیناً میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں]،

تو ہم نے اُس کی دعا قبول کی اور اُسے غم سے نجات دی اور اِسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں]۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشادِ عالی (وَ كَذٰلِكَ نُـنْجِي

---

(1) سورة الأنبياء / الآيتين 87-88.

﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾ [1] کے ساتھ واضح فرمادیا، کہ اِس دعا کے ساتھ نجات پانا، یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ اِن کلمات کے ساتھ دعا کرنے والے اہلِ ایمان کو بھی نجات دیتے ہیں۔

تفسیرِ آیت میں حافظ ابن کثیر کا قول:

"﴿وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾:

[اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں، یعنی جب وہ سختیوں میں ہوں اور توجہ سے ہم سے فریاد کریں، خصوصاً جب کہ وہ ابتلا کی حالت میں اس دعا کے ساتھ فریاد کریں]۔ [2]

---

[1] [ترجمہ: اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔]

[2] تفسیر ابن کثیر 213/3. نیز دیکھیے: تفسیر القاسمي 288/11.

-iv-

کثرت سے استغفار کرنا

حضرات ائمہ احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، [کہ] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا،
وَ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا،
وَ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ." [1]

---

[1] المسند، رقم الحديث 2234، 4/55-56 (ط: مصر)؛ و سنن أبي داود، تفريع أبواب الوتر، باب في الاستغفار، رقم الحديث 1515، 4/267؛ و كتاب السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، ثواب ذلك، (يعني ثواب الإكثار من الاستغفار)، رقم الحديث 10290، 2/118/6؛ و سنن ابن ماجه، أبواب الأدب، باب الاستغفار، رقم الحديث 3864، 2/339؛ والمستدرك على الصحيحين، ⇦⇦⇦

[''جو شخص گناہوں کی معافی کثرت سے طلب کرے،
اللہ تعالیٰ اُس کا ہر غم دُور کر دیتے ہیں،
ہر تنگی سے نکلنے کی صورت پیدا فرما دیتے
اور اُسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں، جہاں
اُس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔'']

ایک دوسری روایت میں ہے:

''وَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ ...... الحدیث۔'' [1]

⇦⇦⇦ کتاب التوبة والإنابة، 262/4. الفاظِ حدیث المسند کے ہیں۔ بعض محدثین نے ایک راوی کی وجہ سے اِسے [ضعیف] کہا ہے۔ (دیکھیے: التلخیص 262/4؛ و عون المعبود 267/4؛ و ضعیف سنن أبي داود للشیخ الألباني ص 149)؛ لیکن امام حاکم اور شیخ احمد محمد شاکر نے [اِس کی سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ شیخ احمد شاکر نے راوی پر نقد کا جواب بھی دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك 262/4؛ و هامش المسند 55/4).

[1] سنن أبي داود اور سنن ابن ماجه کے الفاظ یہی ہیں۔ (ملاحظہ ہو: سنن أبي داود 267/4؛ و سنن ابن ماجه 439/2).

www.kitabosunnat.com

[''اور جو شخص استغفار سے چمٹ جائے......الحدیث]۔

-۷-

تمام اوقاتِ دعا میں درود شریف پڑھنا

امام ترمذی اور امام حاکم نے حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

[''میں نے عرض کیا:

[''یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم -! بے شک میں آپ پر بہت زیادہ درود پڑھتا ہوں، تو میں اپنے لیے دعا کرنے کے اوقات میں سے کتنا حصہ آپ پر درود کے لیے (مختص) کر دوں؟'' [1]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[''جو (یعنی جتنا حصہ) تم چاہو۔'']

میں نے عرض کیا:

[1] ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح 16/3.

[''ایک چوتھائی؟'']

[یعنی کیا میں اپنے لیے دعا کے اوقات میں سے ایک چوتھائی وقت آپ پر درود کے لیے مخصوص کر دوں؟]

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

[''جو (یعنی جتنا حصہ) تم پسند کرو، (لیکن) اگر تم زیادہ (حصہ مختص) کرو، تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'']

میں نے عرض کیا:

[''سو آدھا؟'']

(یعنی کیا میں اپنے لیے دعا کرنے کے اوقات میں سے آدھا وقت آپ پر درود پڑھوں؟)۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

[''جو تم پسند کرو اور اگر تم زیادہ کرو، تو وہ بہتر ہے۔'']

میں نے عرض کیا:

[''پس دو تہائی؟'']

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

[''جو تم پسند کرو، پس اگر تم زیادہ کرو، تو وہ بہتر ہے۔'']

میں نے عرض کیا:

[''میں اپنی دعا (یعنی اپنے لیے دعا کرنے کا سارا وقت) آپ (پر درود پڑھنے) کے لیے کر دیتا ہوں۔'']

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''إذاً تُكفٰى هَمَّكَ، ويُغفرُلكَ ذنبُكَ.'' [1]

[1] جامع الترمذي، أبواب صفة القيامة، باب، جزء من رقم الحديث 2574، 7/129-130؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، 2/421. الفاظ حدیث جامع الترمذي کے ہیں۔ امام ترمذی اور شیخ البانی نے اِسے [حسن]، امام حاکم نے اِس کی [سند کو صحیح]، اور حافظ ذہبی نے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي 7/130؛ وصحيح سنن الترمذي 2/299؛ و المستدرك على الصحيحين 2/421؛ و التلخيص 2/421).

[''تب تم اپنے غم سے کفایت کیے جاؤ گے اور تمہارے لیے تمہارا گناہ معاف کیا جائے گا۔'']

[إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ] سے مراد:

دو علماء کے اقوال:

i: علامہ ابہری:

[''یعنی جب تم اپنی دعا کا تمام وقت مجھ پر درود (پڑھنے) میں صرف کرو گے، تو تم اپنے (ہر) غم سے کفایت کیے جاؤ گے۔''][1]

ii: علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری:

[''جب تم اپنی (یعنی اپنے لیے) دعا کا سارے وقت مجھ پر درود (پڑھنے) میں صرف کرو گے، تو تم دنیا و آخرت

[1] بحوالہ: مرقاة المفاتيح 17/3.

کی مراد دیئے جاؤ گے۔'']❶

دو اور روایتیں:

ا: امام احمد کی روایت میں ہے:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''إِذًا يَكْفِيكَ اللّٰهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَ آخِرَتِكَ.''❷

[''تب اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی تمہاری ہر پریشان کرنے والی بات سے تمہیں کفایت کر دیں گے۔'']

❶ تحفة الأحوذي 130/7.

❷ المسند، جزء من رقم الحديث 21242، 35/166-167. حافظ منذری اور حافظ ہیثمی نے اس کی [سند کو جید (یعنی عمدہ)]، شیخ البانی نے اسے [صحیح] اور شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد 10/160؛ وصحيح الترغيب والترهيب 2/296؛ و هامش المسند 35/166).

ب: امام طبرانی کی روایت میں ہے:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"إِذًا يَكْفِيكَ اللّٰهُ مَا هَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَ آخِرَتِكَ." ❶

["تب اللہ تعالیٰ تیری دنیا و آخرت کے غم میں مبتلا کرنے والی تمہاری (ہر) بات سے تمہیں کفایت کر دیں گے۔"]

خلاصۂ گفتگو یہ ہے، کہ اپنے لیے دعا کرنے کے تمام اوقات آنحضرت ﷺ پر درود پڑھنے کی خاطر مختص کرنے والے کے لیے بشارتِ نبوی ﷺ ہے، کہ

[اللہ تعالیٰ اُسے دنیا و آخرت کی ہر پریشان کن اور غم

❶ مجمع الزوائد، کتاب الأدعية، باب الصلاة على النبي ﷺ في الدعاء وغيره، 160/10. حافظ ہیثمی نے لکھا ہے: "اِسے (امام) طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی [سند حسن] ہے۔" (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 160/10).

میں مبتلا کرنے والی بات سے کفایت کریں گے]۔

قارئین کرام!

(اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ)؟ [1]

[ترجمہ: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟] یقیناً وہ بہت کافی ہیں۔

-vi-

(اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ، لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا)

[اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ میرے رب ہیں، میں اُن کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا]۔

دو احادیث:

ا: امام ابوداؤد نے حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''رسول

[1] سورة الزمر/ جزء من رقم الآية 36.

اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

[''کیا میں تمہیں (ایسے) الفاظ نہ سکھلاؤں، جنہیں تم غم کے وقت یا غم میں (1) کہو:

[اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ، لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا]. (2)

ب: امام ابن حبان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کی ہے، کہ:

[''بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اہلِ خانہ کو جمع فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا:

[''جب تم میں سے کسی ایک کو غم یا دکھ پہنچے، تو اسے

---

(1) راوی کو شک ہے، کہ اُس نے [غم کے وقت] کہا یا [غم میں]۔ (ملاحظہ ہو: عون المعبود 270/4).

(2) سنن أبي داود، تفريع أبواب الوتر، باب في الاستغفار، رقم الحديث 1522، 270/4. شیخ البانی نے اِسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود 284/1).

چاہیے، کہ کہے:

[اللّٰہُ اللّٰہُ رَبِّي، لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا]". (1)

امام ابن حبان کا حدیث پر تحریر کردہ عنوان:

[ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الْكَرْبِ يُرْتَجٰی لَهٗ زَوَالُهَا عَنْهُ] (2)

[اس چیز (یعنی دعا) کا ذکر، کہ جسے دکھ کے وقت بندے کے کہنے سے اُس (دکھ) کے اُس سے دُور ہونے کی امید کی جاتی ہے]۔

---

(1) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأذكار، رقم الحديث 864، 146/3. شیخ ارناؤوط لکھتے ہیں: اس کی [سند ضعیف] ہے اور [حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح] ہے۔ شیخ البانی نے اسے [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان 146/3؛ و صحيح موارد الظمآن 429/2).

(2) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان 146/3.

-vii-

[اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ]

[اللہ تعالیٰ میرے رب ہیں، اُن کا کوئی شریک نہیں]۔

امام بخاری اور امام طبرانی نے حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ) وہ بیان کرتی ہیں: [''میں نے اپنے اِن دونوں کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[''جس شخص کو، (کوئی) پریشانی یا غم یا بیماری یا سختی پہنچی، تو اُس نے کہا:

[اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ]

تو اُسے (یعنی نازل شدہ پریشانی، یا غم وغیرہ کو) اُس (کہنے والے) سے دُور کر دیا جاتا ہے۔''] [1]

[1] امام بخاری نے اسے [التاریخ الکبیر] 3006/328/2/2 اور امام طبرانی نے [المعجم الکبیر] 396/154/24 اور ⇦⇦⇦

- viii -

[اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ .....]

دو احادیث:

ا: حضراتِ ائمہ احمد، ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

[''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کسی کو کبھی کوئی فکر یا غم لاحق ہو اور وہ کہے:

[اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَ ابْنُ عَبْدِكَ، وَ ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ،

⇦⇦⇦ [الدعآء] میں روایت کیا ہے۔ اس کے راویان [ثقہ] ہیں، سوائے ابا العیوف کے اور وہ بھی قابلِ استشہاد ہے۔ (ملاحظہ ہو: سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ، المجلد السادس، القسم الأول /592-593).

عَدْلٌ فِي قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُوْرَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي].

[ترجمہ: اے اللہ! بلاشبہ میں آپ کا بندہ ہوں، آپ کے بندے اور آپ کی کنیز کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ ہی کا حکم میرے بارے میں جاری و ساری ہے۔ آپ ہی کا فیصلہ میرے بارے میں سراپا عدل ہے۔ میں آپ سے، آپ کے ہر اُس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں، جو آپ نے خود اپنے لیے رکھا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو سکھایا ہے یا اُسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اُسے آپ نے علم غیب میں اپنے پاس رکھا ہے [میری التجا یہ

ہے، کہ] قرآن (کریم) کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے دکھ کا علاج اور میرے غم کا تریاق بنا دیجئے]۔

[تو اللہ تعالیٰ اُس کا غم اور دُکھ دُور فرما دیتے اور اُس کے بدلے میں اُسے فارغ البالی عطا فرما دیتے ہیں۔'']

انہوں (یعنی راوی) نے بیان کیا:

''عرض کیا گیا: ''کیا ہم اُسے (یعنی یہ دعا) سیکھ نہ لیں؟''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

[''کیوں نہیں، اُسے سننے والے کو چاہیے، کہ اِسے سیکھ لے۔'']1

---

1 المسند، رقم الحديث 3712، 5/266-268؛ (ط: مصر)؛ ومسند أبي يعلى، رقم الحديث 331-(5297)، 9/198-199؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأدعية، رقم الحديث 972، 3/253. حافظ ہیثمی لکھتے ہیں، کہ اسے (حضراتِ ائمہ) احمد، ابو یعلیٰ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ احمد اور ⇦⇦⇦⇦

ب: امام ابن السُّنّي کی روایت میں ہے:

[لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا:

[''یارسول اللہ! ان کلمات سے محروم، تو یقیناً محروم ہے۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

[''ہاں، سوتم (خود) انہیں کہو (یعنی پڑھو) اور (دوسروں

⇦⇦⇦ ابویعلی کے راویان ماسوائے ابوسلمہ جہنی کے [صحیح کے راویان] ہیں اور (امام) ابن حبان نے بھی اُن کی توثیق کی ہے۔ شیخ احمد شاکر نے امام احمد کی روایت کردہ حدیث کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ شیخ البانی طویل گفتگو کے بعد تحریر کرتے ہیں، کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث تنہا اُن ہی کی روایت سے [صحیح] ہے۔ جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اُس کے ساتھ ملایا جائے گا، تو قوت وصحت میں اضافہ ہوگا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور اُن کے شاگرد ابن قیم نے بھی اِسے [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد 136/10؛ و هامش المسند 266/5؛ و سلسلة الأحاديث الصحيحة، المجلد الأول، الجزء الثاني، رقم الحديث 6198، ص 176-181). نیز ملاحظہ ہو: هامش أبي يعلى للأستاذ حسين سليم أسد 198/9-201.

کو) سکھلاؤ، کیونکہ جو نہیں، اُن میں موجود چیز طلب کرنے کی خاطر کہتا ہے، اللہ عزوجل اُس کے غم کو دُور اور اُس کی خوشی کو طویل فرما دیتے ہیں۔''][1]

دو محدثین کے حدیث پر تحریر کردہ عنوانات:

i: امام ابن حبان:

[ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ أَصَابَهُ حُزْنٌ أَنْ يَسْأَلَ ذَهَابَهُ عَنْهُ وَ إِبْدَالَهُ إِيَّاهُ فَرَحًا][2]

[غم زدہ کو اِس بات کے حکم کا ذکر، کہ وہ اُس (غم) کے دُور ہونے اور اُس کی خوشی میں تبدیلی کا سوال کرے]۔

---

[1] کتاب عمل الیوم واللیلة، جزء من رقم الحدیث 339، ص 122. شیخ ابو محمد سلفی نے اِسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ھامش کتاب عمل الیوم واللیلة، رقم الھامش 4، ص 122).

[2] الإحسان في تقریب صحیح ابن حبان 253/3.

ii: امام ابن السُّنّی:

[بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ حُزْنٌ] ❶

[غمگین اور دکھی جو کہتا (یعنی پڑھتا) ہے، اُس کے متعلق باب]۔

- ix -

[اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو ...]

حضراتِ ائمہ احمد، بخاری، ابوداؤد، ابن حبان اور ابن السُّنّی نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[''پریشان حال اور غم زدہ کی دعائیں ❶:

❶ كتاب عمل اليوم والليلة ص 122.

❶ اس دعا کو [دَعْــوَات] [دعائیں] کہنے کا سبب یہ ہے، کہ یہ اپنے اندر متعدد معانی سموئے ہوئے ہے۔ وَ اللّٰہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ۔ (ملاحظہ ⇦⇦⇦)

"اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ". 21

⇦⇦ ہو: شرح الطيبي 1907/6؛ و مرقاة المفاتيح 301/5).

1 المسند، جزء من رقم الحديث 20430، 74/3-75؛ والأدب المفرد، جزء من رقم الحديث 702، ص 237؛ وسنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، جزء من رقم الحديث 5079، 294/13؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأدعية، رقم الحديث 970، 250/3؛ وكتاب عمل اليوم والليلة، رقم الحديث 342، ص 123. الفاظ حدیث سنن أبي داود اور صحیح ابن حبان کے ہیں۔ حافظ ہیثمی نے لکھا ہے، کہ اسے (امام) طبرانی نے روایت کیا اور اس کی [سند حسن] ہے۔ شیخ البانی نے اس [حدیث کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد 137/10؛ و صحيح موارد الظمآن 429/2).

2 اس دعا کے بعض حصوں کی شرح میں ملا علی قاری لکھتے ہیں: [اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو]: یعنی میں آپ کے علاوہ کسی اور کی رحمت کی ⇦⇦⇦

[اے اللہ! میں آپ ہی کی رحمت کی امید رکھتا ہوں، سو

⇐⇐ امید نہیں رکھتا۔ (کسی اور کی رحمت کی امید نہ ہونے کا معنیٰ جملے میں ترتیب کی تبدیلی (تقدیم وتاخیر) سے پیدا ہوا ہے۔ عام طور پر جملے کی ترتیب [اَللّٰھُمَّ أَرْجُوْ رَحْمَتَكَ] ہوتی ہے، لیکن اس مقام پر [رَحْمَتَكَ] کو پہلے لایا گیا)۔

(طَرْفَةَ عَيْنٍ): یعنی ایک لمحہ، کیونکہ وہ (یعنی میرا نفس) میرا سب سے بڑا دشمن ہے اور بلا شبہ وہ میری حاجات کو پورا کرنے میں بے بس ہے۔ (ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح 301/5)۔

علامہ طیبی رقم طراز ہیں:

(رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ): اس میں مفعول (رَحْمَتَكَ) کو پہلے لایا گیا، تاکہ اختصاص (یعنی اللہ تعالیٰ ہی کی رحمت کی امید کے ہونے کا) فائدہ دے۔

(رَحْمَةٌ) عام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہی رحمت کی امید رکھنے کا تقاضا یہ ہے، کہ تمام معاملات انہی کو سونپے جائیں، گویا کہ اُن کے حضور عرض کیا گیا ہے:

جب میں نے اپنا (سارا) معاملہ آپ کے سپرد کیا ہے، تو آپ لحہ بھر کے لیے بھی، اسے میرے نفس کے سپرد نہ کیجیے، کیونکہ مجھے تو علم ہی نہیں، کہ میرے معاملے کا سُدھرنا اور برباد ہونا کیسے ہے۔

ہوسکتا ہے، کہ میں کوئی کام اس اعتقاد سے کروں، کہ اس میں ⇐⇐⇐

آپ مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر (وقت میں بھی) میرے نفس کے حوالے نہ کیجیے اور آپ میرے لیے میرے سارے معاملات کو درست فرما دیجیے۔ کوئی معبود نہیں مگر آپ"]۔

حدیث پر تین محدثین کے تحریر کردہ عنوانات:

i: امام بخاری:

[بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ] [1]

⇦ ⇦ ⇦ میرے معاملے کا شدھرنا ہے اور اِس سے الٹا نقصان ہو۔ اِسی طرح اِس کے برعکس بھی ہوسکتا ہے۔

جب اپنے نفس سے فارغ ہو چکا اور کسی اور کو سونپنے کی نفی اور اللہ تعالیٰ کی سپرداری میں رہنے کا ارادہ کیا، تو عرض کیا: (وَ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ) [اور میرے لیے میرے معاملہ کی اصلاح فرما دیجیے] پھر اِس کی تاکید (كُلَّهُ) [تمام) کے ساتھ کی اور اِس کے بعد کہا: (لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ) [آپ کے سوا کوئی معبود (یعنی میرے معاملے کی اصلاح کرنے والا کوئی) نہیں۔ (ملاحظہ ہو: شرح الطيبي 1906/6-1907).

[1] الأدب المفرد ص 237.

[غم کے موقع پر دعا کے متعلق باب]۔

ii: امام ابن حبان:

[ذِكْرُ وَصْفِ دَعَوَاتِ الْمَكْرُوْبِ] ❶

[دکھی کی دعاؤں کی کیفیت کا ذکر]۔

iii: امام ابن السنّی:

[بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا نَزَلَ بِهِ كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ] ❷

[غم یا سختی کے نازل ہونے پر جو کہتا ہے، کے متعلق باب]

– x –

[لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ...]

تین احادیث:

ا: امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

---

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان 250/3.

❷ كتاب عمل اليوم والليلة، ص 123.

کی ہے:

[''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ غم کے وقت کہا کرتے تھے:

''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ،

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ،

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْأَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ''.][1]

[''نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ، بہت بڑے، بہت تحمل والے،

نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ، عرشِ عظیم کے رب،

نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ، آسمانوں کے رب اور زمین کے رب اور عرشِ کریم کے رب''].

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، رقم الحديث 6346، 145/11.

ب: امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ:

[''بے شک رسول اللہ ﷺ ان (الفاظ) کے ساتھ دعا کیا کرتے اور انہیں غم کے وقت کہا کرتے تھے۔''] ❶

ج: امام مسلم ہی کی روایت ہے:

[''بلاشبہ جب نبی کریم ﷺ کو کوئی بہت سنگین معاملہ درپیش آتا......] ❷

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، رقم الحدیث 83-(2730)، 2093/4.

❷ المرجع السابق، رقم الحدیث 83-(2730)، 2093/4.

شرح حدیث میں حافظ ابن حجر کا بیان:

(اَلْعَظِیْمُ): کوئی چیز اُن سے اُوپر اور اُن پر بالا نہیں۔

(اَلْحَلِیْمُ): وہ ذات، جو کہ قدرت کے باوجود، سزا دینے کو مؤخر کرتے ہیں۔

(رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ) اور (رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ) دونوں میں [اَلْعَظِیْمِ] اور [اَلْکَرِیْمِ] کو زیر کے ساتھ پڑھا گیا ہے، اس طرح یہ دونوں ⇦ ⇦

اِس دعا کے متعلق پانچ باتیں

أ: دو محدثین کے حدیث پر تحریر کردہ عنوانات:

ا: امام بخاری:

[بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ] ❶

⇦ ⇦ ⇦ [اَلْعَرْشِ] کی صفتیں ہوں گی۔
دونوں میں [اَلْعَظِيْمُ] اور [اَلْكَرِيْمُ] پیش (ضَمّه) کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ اس طرح یہ دونوں رب ذوالجلال کی صفتیں ہوں گی۔
[اَلْكَرِيْمُ] کے رب تعالیٰ کی صفت ہونے کی صورت میں معنٰی یہ ہوگا: (بطورِ بدلہ ہی نہیں، بلکہ) از راہِ نوازش عطا فرمانے والے ہیں۔
آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کی ثنا کرتے ہوئے لفظ [رَبٌّ] لائے ہیں، تاکہ غم کے دُور فرمانے سے مناسبت ہو جائے، کیونکہ غم کا دُور فرمانا تربیت کا تقاضا ہے۔
اس میں [تہلیل] ہے، جو کہ توحید پر مشتمل ہے اور [عظیم] ہے، جو قدرتِ کاملہ پر دلالت کرتا ہے اور [حلم] جو کہ علم پر دلالت کناں ہے، کیونکہ جاہل سے نہ تو [حلم] کا تصور کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی [کرم] کا اور یہ دونوں کسی کو عطا فرمانے کے اوصاف کی اساس ہیں۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباری 146/11)۔

❶ صحيح البخاري 145/11.

[بے چینی کے وقت دعا کے متعلق باب]۔

ب: علامہ نووی کا امام مسلم کی روایت پر عنوان:

[بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ] [1]

[بے چینی کی دعا کے متعلق باب]

ii: علامہ نووی کی نگاہ میں اِس کی اہمیت:

[اور وہ بہت بڑی شان والی حدیث ہے، اِس کی جانب خوب توجہ دینی چاہیے۔ اُسے (یعنی اِس میں بیان کردہ دعا کو) غم اور بہت سنگین معاملات میں بہت زیادہ پڑھنا چاہیے]۔ [2]

iii: سلف صالحین کا اِس دعا کا اہتمام کرنا:

امام طبری لکھتے ہیں:

---

[1] صحیح مسلم 2092/4.

[2] شرح النووي 47/17. نیز ملاحظہ ہو: المفهم 56/7.

[''سلف اِس دعا کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور اسے [دُعَاءُ الْكَرْبِ][1] کا نام دیتے تھے۔''][2]

۱۷: دعا نہ ہونے کے باوجود اِسے دعا کہنا:

مذکورہ بالا کلمات میں [دعا نہ ہونے] کے باوجود اُسے [دعا] کیوں کہا گیا؟

اس کے متعلق میں علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

جواب (یہ ہے)، کہ اسے دو وجوہات کی بنا پر ''دعا'' کہا گیا: اُن میں سے پہلی (وجہ)، کہ اِس کے ساتھ دعا کا آغاز کیا جاتا ہے اور اِن کلمات کے پڑھنے کے بعد (بندہ) دعا کرتا ہے۔ بعض روایات میں ہے:

---

[1] یعنی انتہائی سختی، دکھ، مصیبت اور بے چینی دُور کرنے والی دعا۔

[2] منقول از: المرجع السابق 56/7. نیز ملاحظہ ہو: شرح النووي 47/17.

["ثُمَّ يَدْعُوْ"].

[پھر (آنحضرت ﷺ) دعا کرتے۔] ❶

اُن میں سے دوسری (وجہ یہ ہے)، کہ (امام) ابن

❶ امام عبد بن حُمَید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ انہوں نے بیان کیا):

["بلاشبہ جب نبی کریم ﷺ پر کوئی بات (یعنی ناگہانی مصیبت) آ پڑتی، تو آنحضرت ﷺ فرماتے:

[لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْأَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.]

[ترجمہ: کوئی معبود نہیں، مگر اللہ تعالیٰ بہت تحمل والے، بہت بڑی عظمت والے، کوئی معبود نہیں، مگر اللہ تعالیٰ عرش عظیم کے رب۔ کوئی معبود نہیں مگر ساتوں آسمانوں کے رب، زمین کے رب اور عرش کریم کے رب]

پھر دعا کرتے۔(المنتخب من مسند عبد بن حميد، رقم الحديث 659، 496/1). شیخ ابوعبداللہ العدوی نے اُسے [صحیح] کہا ہے۔

(ملاحظہ ہو: هامش المنتخب 496/1).

عُیینہ (سے اس بارے میں سوال کیا گیا، تو انہوں) نے کہا:

''کیا تمہیں معلوم نہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إِذَا شَغَلَ عَبْدِي ثَنَاؤُهُ عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ."؟'' (1)

[ترجمہ: ''جب میرے بندے کو میری ثنا نے مجھ سے سوال کرنے سے مشغول کر دیا، تو میں اُسے سوال کرنے

---

(1) امام ترمذی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رب تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ''[ترجمہ: جس شخص کو قرآن (کریم) نے میرے ذکر اور مجھ سے مانگنے سے مشغول کر دیا، تو میں اُسے مانگنے والوں سے افضل چیز دیتا ہوں۔'' (جامع الترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب، جزء من رقم الحديث 3094، 196/8). امام ترمذی نے اِسے [حسن] اور شیخ البانی نے [ضعیف] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ''المرجع السابق 197/8؛ وضعيف سنن الترمذي ص 353؛ وسلسلة الأحاديث الضعيفة، رقم الحديث 1335، 506/3-509).

والوں سے افضل عطا کرتا ہوں۔'']

علامہ قرطبی امام ابن عُیینہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(مزید برآں ایک ذکر کو) حدیث میں دعا کا نام دیا گیا ہے، حالانکہ اُس میں نہ دعا ہے اور نہ ہی فرمائش۔

امام نسائی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے، (کہ) اُنھوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مچھلی والے کی دعا، جب انہوں نے اُس کے ساتھ مچھلی کے پیٹ میں دعا کی:

[لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبۡحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ] [1]

---

[1] [ترجمہ: کوئی معبود نہیں مگر آپ۔ آپ (ہر عیب سے) پاک ہیں، بلاشبہ میں ظالموں میں سے تھا]۔

پس یقیناً کوئی مسلمان، کسی چیز کے بارے میں اس کے ساتھ دعا نہیں کرتا، مگر اس کے لیے قبول کیا جاتا ہے۔'' ❶❷

۷: اِس دعا سے سب لوگوں کا فیض پانا:

علّامہ نووی لکھتے ہیں:

''قاضی عیاض نے بیان کیا: ''بعض علماء نے کہا: اِن

❶ حدیث کے حوالے کے لیے اس کتاب کا ص: 114 دیکھیے۔

❷ المفهم 7/56-57 باختصار. علامہ قرطبی کی مذکورہ بالا بات کی تائید امام ترمذی اور امام نسائی کی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کردہ حدیث سے بھی ہوتی ہے، (کہ) وہ بیان کرتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ.''

[ترجمہ: اور سب سے زیادہ فضیلت والی دعا [اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ] ہے۔] امام ترمذی، حافظ ابن حجر اور شیخ البانی نے اِسے [حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي 9/229-230؛ ونتائج الأفكار 1/62؛ وصحيح سنن الترمذي 3/140؛ و [اذکار نافعہ] ص 95)۔

اذکار کے مذکورہ فضائل دین میں بلند مقام رکھنے والے اور کبیرہ گناہوں سے پاک لوگوں کے لیے ہیں۔ (اِن گناہوں پر) اصرار کرنے والے اور دیگر لوگوں کے لیے نہیں۔''

قاضی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''یہ بات محلِ نظر ہے، (کیونکہ) احادیث عام ہیں۔ (یعنی اُن میں کسی کی تخصیص نہیں)۔''

میں (یعنی علامہ نووی) کہتا ہوں: ''صحیح یہ ہے، کہ یقیناً وہ (فضائل صرف) مخصوص (لوگوں کے لیے) نہیں۔'' وَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ. [1]

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

اللہ تعالیٰ کے لیے اس دعا کا فیض سب اہلِ اسلام کو عطا فرمانا چنداں مشکل نہیں۔

---

[1] شرح النووي 48/17.

-xi-

[لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ......]

حضرات ائمہ احمد، نسائی اور حاکم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دی، کہ جب مجھے شدید غم اور دکھ پہنچے، تو کہوں:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ،
سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ تَبَارَكَ اللّٰهُ،
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ،
وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ." [1]

[1] المسند، رقم الحديث 87/2،701؛ (ط: مصر)؛ و السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب النعوت، الحليم الكريم، رقم الحديث 129/7،7626؛ و المستدرك على الصحيحين، كتاب ⇦⇦⇦

اللہ تعالیٰ (ہر عیب سے) پاک ہیں اور اللہ تعالیٰ بابرکت ہیں،

[ترجمہ: ''کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ، نہایت بردبار، بہت ہی کرم والے،

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت بابرکت ہیں

عرشِ عظیم کے رب

⇦⇦⇦ الدعآء، 508/1. الفاظ حدیث المسند اور المستدرک کے ہیں۔ امام حاکم نے اسے [مسلم کی شرط پر صحیح] اور حافظ ذہبی نے اُن کے ساتھ موافقت کی ہے۔ حافظ ابن حجر اور شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ شیخ احمد شاکر نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 508/1؛ و التلخیص 508/1؛ وھامش المسند (ط: الرسالة)، 109/2-110؛ وھامش المسند (ط. مصر)، 87/2).

www.kitabosunnat.com

اور تمام تعریف سارے جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں''۔]

امام نسائی کی روایت میں ہے:

[ترجمہ: ''اور مجھے حکم دیا: ''اگر مجھے کوئی سخت غم اور مصیبت یا بہت سختی آئے، تو میں کہوں۔ (یعنی مندرجہ بالا دعا پڑھوں)۔''] [1]

حسن بن حسن رضی اللہ عنہ کے دو واقعات:

سلف صالحین اِس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔ اِسی بارے میں دو واقعات ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: امام ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب [اَلْفَرَجُ بَعْدَ الشِّدَّۃِ] میں عبدالملک بن عُمَیر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

[1] السنن الکبریٰ للنسائي 129/7.

[''ولید بن عبد الملک نے عثمان بن حیان کو لکھا:

''حسن بن حسن۔رضی اللہ عنہ۔کو دیکھو اور انہیں سو کوڑے مارو اور انہیں لوگوں کے سامنے کھڑا کرو۔''

اُنہوں (یعنی راوی) نے بیان کیا: ''پس انہیں لایا گیا، تو علی بن حسین۔رضی اللہ عنہ۔اُن کی جانب اُٹھے اور کہا:

[''اے (میرے) چچا کے بیٹے! مصیبت (کو دُور کرنے) والے کلمات بولو، اللہ تعالیٰ آپ سے (مصیبت) دُور فرما دیں گے]۔

......انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی (روایت کردہ) حدیث ذکر کی......

[انہوں (یعنی حسن بن حسن رضی اللہ عنہ) نے اُنہیں (یعنی اِن کلمات کو) کہا، تو عثمان نے اُن کی جانب اپنے سر کو اٹھایا۔ پھر کہا:

''میں (اِس) آدمی کا چہرہ دیکھ رہا ہوں، (کہ) اِن پر جھوٹ باندھا گیا ہے۔ اِنہیں چھوڑ دو۔ میں عنقریب امیر المومنین کو اس کے عذر کے متعلق لکھوں گا۔''

پس اُنہیں رہا کر دیا گیا۔''] [1]

اَللّٰہُ أَکْبَرُ.

ب: امام نسائی نے حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

[''عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا حجاج سے نکاح کیا اور اُن سے فرمایا:

[''اگر تم پر موت نازل ہو (یعنی موت کا وقت آ پہنچے یا دنیا کے (سنگین) معاملات میں سے کوئی معاملہ درپیش ہو، تو اس کا مقابلہ یہ کہتے ہوئے کرنا:

[1] بحوالہ: فتح الباري 147/11.

["لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ،
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ]"

[ترجمہ:
''کوئی معبود نہیں، مگر اللہ تعالیٰ بہت بردبار نہایت کرم والے،
اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے، عرشِ عظیم کے رب،
سب تعریف اللہ تعالیٰ سارے جہانوں کے رب کے لیے'']۔

انہوں (یعنی حسن بن حسن رضی اللہ عنہ) نے کہا:
[''تو میں حجاج کے پاس پہنچا، تو میں نے وہ (یعنی مذکورہ بالا کلمات) کہے۔''] [1]

[1] (ملاحظہ ہو: فتح الباري 11/147).

اُس (یعنی حجاج) نے کہا:

"لَقَدْ جِئْتَنِي وَ أَنَا أُرِيدُ قَتْلَكَ، فَأَنْتَ الْيَوْمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَ كَذَا."❶

[''یقیناً (جب) تم میرے پاس آئے، تو میں تمہیں قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور آج (یعنی اب) تم مجھے اُس اُس (چیز) سے زیادہ محبوب (یعنی بہت پیارے) ہو۔]

ایک دوسری روایت میں ہے:

''مجھے حجاج نے بُلا بھیجا، تو میں نے اُنہیں پڑھا، تو وہ (یعنی حجاج) کہنے لگا:

---

❶ السنن الکبریٰ للنسائي، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ما یقول عند الکرب إذا نزل بہ، رقم الروایۃ 10404، 239/9. حافظ ابن حجر نے لکھا ہے: ''اِسے نسائی اور طبری نے حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔'' (فتح الباري 147/11).

"وَ اللّٰهِ! لَقَدْ أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ، وَ أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَقْتُلَكَ......

[اللہ تعالیٰ کی قسم! یقیناً میں نے تمہیں بلوایا اور میرا ارادہ تجھے قتل کرنے کا تھا......]۔

اللہ اکبر! ہر دل ربِّ قادر کے ہاتھ میں ہوتا ہے، جیسے اور جب چاہیں، اُسے پھیر دیں!

- xii -

[يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ]

[ترجمہ: اے ذاتی اور دائمی زندگی والے! (1) اے سب چیزوں کو قائم رکھنے والے اور خود سب سے بے نیاز! (2) میں

---

(1) (اَلْحَيُّ) کے معانی کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ''آیت الکرسی کے فضائل وتفسیر'' ص 111-113۔

(2) (اَلْقَيُّوْمُ) کے معانی کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ''آیت الکرسی کے فضائل وتفسیر'' ص 126-129۔

آپ ہی کی رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔'']

امام ترمذی اور امام ابن السُّني نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: [''جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی سخت مشکل پیش آتی، تو آپ کہا کرتے تھے:

[يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ]. (2)

امام ابن السُّني کی روایت میں ہے:

"إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ......الحديث. (2)

---

(1) جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب، رقم الحديث 3757، 358/9؛ و كتاب عمل اليوم و الليلة، رقم الحديث 337، ص 121. الفاظ حدیث جامع الترمذي کے ہیں۔ شیخ البانی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذي 172/3).

(2) كتاب عمل اليوم و الليلة ص 121.

[جب آنحضرت ﷺ پر کوئی (ناگہانی) بات آتی، تو کہتے ...... الحدیث]۔

امام ابن السُّنّي کا حدیث پر تحریر کردہ عنوان:

[بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا حَزَبَهٗ أَمْرٌ] [1]

[(ناگہانی) بات کے آنے پر جو کہا جاتا ہے، اُس کے متعلق باب]

- xiii -

[اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ ......]

امام بخاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) وہ بیان کرتے ہیں:

[''رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

---

[1] كتاب عمل اليوم و الليلة ص 121.

''اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میرے لیے دیکھئے (کہ) وہ میری خدمت کرے۔''

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے سوار کر کے لے گئے، تو جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑاؤ ڈالتے، تو میں آپ کی خدمت کرتا،

تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ دفعہ یہ پڑھتے ہوئے سنتا تھا:

''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ، وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ، وَ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ''۔ [1]

[ترجمہ: ''اے اللہ تعالیٰ! میں آپ کے ساتھ پناہ طلب

[1] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب التعوّذ من غلبة الرجال، جزء من رقم الحديث 6363، 173/11.

کرتا ہوں:

مستقبل میں متوقع شر کی بنا پر لاحق ہونے والی تشویش

سے اور زمانہ ماضی میں آنے والی شر کے دکھ سے

اور بے بسی اور کاہلی سے

اور بزدلی اور بخیلی سے

اور قرض کے بوجھ اور سختی اور آدمیوں کے تسلّط سے"]۔

ایک دوسری روایت:

امام نسائی کی روایت میں ہے:

[ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی دعائیں تھیں، جنہیں آپ چھوڑتے نہیں تھے......الحدیث] [1]

---

[1] صحیح سنن النسائي، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الهمّ، 1109/3. شیخ البانی نے اسے [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 1109/3).

- xiv -

[اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ ...]

امام ابن حبان اور امام ابن السُّنّی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ:

[''یقیناً رسول اللہ ﷺ نے کہا:

[''اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَ أَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ.'']^1

[ترجمہ: ''اے اللہ! نہیں ہے آسان، مگر جسے آپ آسان فرمائیں اور آپ جب چاہیں، غم کو آسان فرما دیں'']۔

1 الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الأدعية، رقم الحديث 974، 255/3؛ و كتاب عمل اليوم و الليلة، رقم الحديث 351، ص 127. شیخ البانی نے اِس کی [سند کو مسلم کی شرط پر صحیح] اور شیخ ارناؤوط نے اِس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث 2886، المجلد السادس، القسم الثاني /902-903؛ وهامش الإحسان 255/3).

دو محدثین کے حدیث پر تحریر کردہ عنوانات:

i: امام ابن حبان:

[ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالُ الْبَارِيْ جَلَّ وَ عَلَا تَسْهِيلَ الْأُمُوْرِ عَلَيْهِ إِذَا صَعُبَتْ] [1]

[جب معاملات دشوار ہو جائیں، تو باری جلّ وعلا سے اُن کے آسان کرنے کی فرمائش کے مستحب ہونے کا ذکر]۔

ii: امام ابن السُّنِّی:

[بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ أَمْرٌ] [2]

[کسی معاملہ کو اپنے آپ پر کٹھن پانے پر کہی جانے والی (دعا) کے متعلق باب]

---

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان 255/3.

[2] كتاب عمل اليوم والليلة ص 127.

- XV -

[اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ...]

حضرات ائمہ احمد، ابو داؤد، ابن حبان، ابن السُّنّی اور حاکم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

[''یقیناً جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم سے خوف لاحق ہوتا، تو کہتے:

.[اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَ نَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ''].(1)

(1) المسند، رقم الحديث 19720، 494/3؛ وسنن أبي داود، تفريع أبواب الوتر، رقم الحديث 1534، 277/4؛ وصحيح موارد الظمآن، كتاب الأذكار، باب ما يقول إذا خاف قومًا، 201-(2373)، 431/2؛ وكتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا خاف قومًا، رقم الحديث 333، ص 120؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب قسم الفيء، 142/2. الفاظ حدیث سنن أبي داود اور المستدرک کے ہیں۔ امام حاکم اور حافظ ذہبی نے اسے ⇦⇦⇦

[ترجمہ: اے اللہ! ہم یقیناً آپ کو اُن کے سینوں میں کرتے ہیں اور اُن کی شرارتوں سے آپ کی پناہ لیتے ہیں۔"] ❶

تین علماء کے حدیث پر تحریر کردہ عنوانات:

i: امام ابوداؤد:

[مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا خَافَ قَوْمًا] ❷

[آدمی کسی قوم سے خوف زدہ ہونے پر جو کہتا ہے]۔

⇦⇦⇦[صحیحین کی شرط پر صحیح]، شیخ البانی نے اِسے [صحیح] اور علامہ نووی نے اِس کی [سند کو صحیح] کہا ہے۔(ملاحظہ ہو: المرجع السابق 142/2؛ والتلخیص 142/2؛ وصحيح سنن أبي داود 286/1؛ وصحيح موارد الظمآن 431/2؛ وكتاب الأذكار ص 184).

❶ یعنی اُن کے مقابلے میں، سو آپ اُنہیں ہم سے دُور فرما دیجیے۔ (منقول از: هامش المسند 494/32).

❷ سنن أبي داود 277/4.

ii: حافظ ابن السُّنّي:

[بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا خَافَ قَوْمًا] [1]

[کسی قوم سے خوف زدہ ہونے پر جو کہے گا، اس کے متعلق باب]۔

iii: شیخ الاسلام ابن تیمیہ:

[مَا يُقَالُ فِي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَ ذِي السُّلْطَانِ] [2]

[دشمن اور صاحب اقتدار سے سامنا ہوتے وقت جو (بندہ) کہے گا]۔

– xvi –

[إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي......]

امام مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک انہوں نے بیان کیا:

1. كتاب عمل اليوم و الليلة ص 120.
2. صحيح الكلم الطيب ص 72.

[''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
[''کسی بھی مسلمان کو (کوئی) مصیبت پہنچے اور وہ وہی
کہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے: [1]

''إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.
اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا.''

[ترجمہ: ''یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بے شک

---

[1] سورۃ البقرۃ / الآیات 155-157 ﴿وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ. الَّذِيْنَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ. أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾ کی طرف اشارہ ہے:

[ترجمہ: اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دیجیے۔ وہ لوگ، کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے، تو کہتے ہیں: ''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور یقیناً ہم انہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ وہ لوگ ہیں، جن پر اُن کے رب کی طرف سے کئی مہربانیاں ہیں اور بڑی رحمت ہے اور وہی لوگ سیدھا راستہ پانے والے ہیں]۔

ہم اُنہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

اے اللہ! میری مصیبت کا مجھے اجر دیجیے اور میرے لیے اُس کا بہتر بدل عطا فرمائیے۔''

تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس سے بہتر بدلہ عطا فرماتے ہیں۔'']

انہوں (یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا:

[''جب ابوسلمہ -رضی اللہ عنہ- فوت ہوئے، تو میں نے کہا:

''مسلمانوں میں کون ابوسلمہ سے بہتر ہے؟

پہلا گھرانہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔''

پھر میں نے اُسے (یعنی دعا کو) پڑھا، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین بدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمادیئے'']۔[1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم الحديث 3-(918)، 632-631/2.

علامہ نووی کے حدیث پر تحریر کردہ دو عنوانات:

i: [بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ] 1

[مصیبت کے وقت جو کہا جاتا ہے، اُس کے متعلق باب]۔

ii: [بَابُ مَا يَقُولُهُ إِذَا أَصَابَتْهُ نَكْبَةٌ قَلِيلَةٌ أَوْ كَثِيرَةٌ] 2

[چھوٹے یا بڑے حادثے کے موقع پر وہ (یعنی مصیبت زدہ) جو کہتا ہے، اُس کے متعلق باب]

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ جو شخص پریشانی، غم، دکھ، مصیبت، بیماری، حادثہ وغیرہ میں مبتلا ہو، وہ غم اور مصیبت کے موقع پر پڑھی جانے والی دعاؤں اور اذکار کا اہتمام کرے۔ انہیں خوب توجہ، دل جمعی اور کثرت سے پڑھے،

1 المرجع السابق 631/2.

2 كتاب الأذكار ص 188.

تاکہ مولائے کریم اُس پر آئی ہوئی سختی مکمل طور پر ختم کر دیں یا اُس میں کمی فرما دیں۔ اس کے غم کو خوشی سے بدل دیں اور اُسے عظیم اجر وثواب عطا فرمائیں۔ إِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ، وَأَتْبَاعِهٖ، وَبَارَكَ وَسَلَّمَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

☆......☆......☆

مؤلف کی کتب

عربی کتب:

۱۔ التقوىٰ أهميتها وثمرتها وأسبابها
۲۔ الأذكار النافعة
۳۔ فضل آية الكرسي و تفسيرها
٤۔ إبراهيم عليه الصلاة والسلام أباً
٥۔ حب النبي ﷺ وعلاماته
٦۔ وسائل حب النبي ﷺ
۷۔ مختصر حب النبي ﷺ و علاماته
۸۔ النبي الكريم ﷺ معلماً
۹۔ أهمية صلاة الجماعة (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
۱۰۔ من تصلي عليهم الملائكة ومن تلعنهم
۱۱۔ فضل الدعوة إلى الله تعالىٰ
۱۲۔ ركائز الدعوة إلى الله تعالىٰ
۱۳۔ الحرص على هداية الناس (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
١٤۔ السلوك وأثره في الدعوة إلى الله تعالىٰ
١٥۔ من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين (في ضوء الكتاب والسنة)
١٦۔ من صفات الداعية: اللين والرفق
١٧۔ الحسبة: تعريفها ومشروعيتها و وجوبها
١٨۔ الحسبة في العصر النبوي وعصر الخلفاء الراشدين ﷺ

١٩۔ شبهات حول الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

٢٠۔ مسؤولية النساء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر (في ضوء النصوص وسير الصالحين)

٢١۔ حكم الإنكار في مسائل الخلاف

٢٢۔ الاحتساب على الوالدين: مشروعيته، ودرجاته، وآدابه

٢٣۔ الاحتساب على الأطفال

٢٤۔ قصة بعث أبي بكر جيش أسامة رضي الله عنهما (دراسة دعوية)

٢٥۔ مفاتيح الرزق (في ضوء الكتاب والسنة)

٢٦۔ التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي

٢٧۔ التدابير الواقية من الربا في الإسلام

٢٨۔ شناعة الكذب وأنواعه

٢٩۔ لاتيئسوا من روح الله

٣٠۔ عظيم منزلة البنت ومكانتها

اردو کتب:

١۔ تقویٰ: اہمیت، برکات، اسباب

٢۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد

٣۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا قصہ

٤۔ نبی کریم ﷺ سے محبت کے اسباب

٥۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم

٦۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت والد

٧۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

٨۔ بیٹی کی شان وعظمت

٩۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے

۱۰۔ قرض کے فضائل و مسائل
۱۱۔ فضائل دعوت
۱۲۔ دعوت دین کس چیز کی طرف دی جائے؟
۱۳۔ دعوت دین کسے دیں؟
۱۴۔ دعوت دین کون دے؟
۱۵۔ دعوت دین کہاں دیں؟
۱۶۔ دعوت دین کس وقت دی جائے؟
۱۷۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت
۱۸۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری
۱۹۔ والدین کا احتساب
۲۰۔ بچوں کا احتساب
۲۱۔ مسائل قربانی
۲۲۔ مسائل عیدین
۲۳۔ لشکرِ اُسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی
۲۴۔ رزق کی کنجیاں
۲۵۔ رزق اور اس کی دعائیں
۲۶۔ اذکار رزق
۲۷۔ جھوٹ کی سنگینی اور اقسام
۲۸۔ حج وعمرہ کی آسانیاں
۲۹۔ حج وعمرہ کی آسانیاں (مختصر)
۳۰۔ باجماعت نماز کی اہمیت
۳۱۔ باجماعت نماز کی اہمیت (مختصر)
۳۲۔ آیت الکرسی کے فضائل اور تفسیر

۳۳۔ زنا کی سنگینی اور اس کے برے اثرات
۳۴۔ مصیبتوں سے کیسے نمٹیں؟
۳۵۔ اذکار مصائب
۳۶۔ زنا سے بچاؤ کی تدبیریں (زیر طبع)

دیگر زبانوں میں:

بنگالی:

۱۔ اذکار نافعہ
۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں
۳۔ باجماعت نماز کی اہمیت
۴۔ حج وعمرہ کی آسانیاں (مختصر)
۵۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے
۶۔ بیٹی کی شان وعظمت
۷۔ رزق کی کنجیاں
۸۔ فضائل دعوت
۹۔ آیت الکرسی کے فضائل و تفسیر
۱۰۔ لاتیئسوا من روح الله

انڈونیشی:

۱۔ اذکار نافعہ
۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں
۳۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں (مختصر)
۴۔ رزق کی کنجیاں
۵۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے
۶۔ لاتیئسوا من روح الله

فرانسیسی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں (مختصر)

انگریزی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں
۲۔ لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی
۳۔ بیٹی کی شان وعظمت
۴۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری (زیر طبع)
۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت (زیر طبع)

فارسی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

مصنف کے تیار کردہ پوسٹر

۱۔ دعا کی شان وعظمت
۲۔ قبولیتِ دعا کے اسباب
۳۔ مرادیں پورا کروانے والی دعا
۴۔ پریشانی کو راحت سے بدلنے والی دُعا
۵۔ اولاد کے لیے چودہ دُعائیں
۶۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کے فوائد اور نافرمانی کے نقصانات
۷۔ نبی کریم ﷺ کا قُرب دلوانے والے اعمال
۸۔ رزق کی کنجیاں
۹۔ چار مفید اور تین نقصان والے کام

www.kitabosunnat.com

اذکارِ نافعہ

مؤلف کے قلم سے

اس کتاب میں

توفیقِ الٰہی سے درج ذیل موضوعات کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں گفتگو کی گئی ہے:

- ذکر کے (۱۹) فضائل
- قرآن کریم کے (۱۲) فضائل
- بعض سورتوں اور آیات کے فضائل
- اذان کے (۱۰) فضائل
- اذان کے متعلقہ اذکار کے فضائل
- وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعا کی فضیلت
- مسجد میں داخل ہونے کی دعا کی فضیلت
- نماز کے بعض اذکار کے فضائل
- تہلیل، تحمید، تکبیر اور (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) کے (۳۶) فضائل
- درود شریف کے (۹) فضائل
- استغفار کے (۱۶) فضائل
- صبح وشام کے بعض اذکار کے فضائل
- مرادیں پوری کروانے والے (۸) اذکار
- متفرق (۳۰) اذکار اور ان کے فضائل
- اذکار کے بارے میں (۳) تنبیہات

مؤلف کے قلم سے

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت

اور اُس کی علامتیں

کتاب کے موضوعات

1. نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساری مخلوق سے زیادہ محبت کرنے کی فرضیت
2. آنحضرت ﷺ کی محبت کے دنیا و آخرت میں ثمرات و فوائد
3. آنحضرت ﷺ سے محبت کی چار علامتیں:
   - آپ ﷺ کے دیدار اور صحبت کی شدید تمنا
   - آپ ﷺ پر سب کچھ نچھاور کرنے کی کامل استعداد
   - آپ ﷺ کی مکمل اطاعت
   - آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی نصرت اور اس کی خاطر جان و مال کی قربانی کے لیے مستعد رہنا
4. آنحضرت ﷺ کی محبت کے متعلق حضرات صحابہ کے (۳۰) ایمان افروز تاریخی واقعات

تنبیہ: شانِ مصطفیٰ ﷺ کے بیان میں راہِ اعتدال سے نہ ہٹنا

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 34374

مؤلف کے قلم سے :

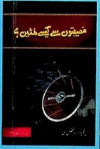

مصیبتوں سے کیسے نمٹیں ؟

اس کتاب میں

کتاب وسنت اور سلف صالحین کی سیرت کی روشنی میں
حسب ذیل (4) سوالات کے جواب دینے کی توفیق الٰہی سے کوشش کی گئی ہے ۔

- مصیبتیں کیوں آتی ہیں؟
- مصیبتوں کے آنے سے پہلے کیا کریں؟
- مصیبتیں آنے کے بعد کیا کریں؟
- مصیبتوں کے ختم ہوجانے کے بعد کیا کریں؟

544 صفحات پر مشتمل

دار النور، اسلام آباد
0321-5336844
0335-5666876